قرآن و حدیث کی روشنی میں

توہینِ رسالت ﷺ کی سزا

تحریر

علامہ ابوالحسنات قادری

زیر سرپرستی:

عاشقِ رسول، شاہِ شاہاں، خواجۂ خواجگان، قطب العالم، فقیرِ بے بدل، فقیرِ بے مثال، فقیرِ محمدی، فقیرِ فانی فی اللہ باقی باللہ

حضرت خواجہ شاہ محمد افضل

قادری چشتی (صابری نظامی) قلندری

المعروف افضل سرکار

قرآن وحدیث کی روشنی میں

توہینِ رسالت کی سزا

تحریر

علامہ ابوالحسّان قادری

زیرِ سرپرستی:

عاشقِ رسُول، شاہِ شاہاں، خواجۂ خواجگان، قطب العالم،
فقیرِ بے بدل، فقیرِ بے مثال، فقیرِ محمدی، فقیرِ فانی فی اللہ باقی باللہ

حضرت خواجہ شاہ محمّد افضل

قادری چشتی (صابری نظامی) قلندری

المعروف افضل سرکار رحمۃ اللہ علیہ

پبلشرز

حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ نوریہ

۶۶-۶۷، بلاک ۸/۷، اوورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی۔ کراچی

84925

جملہ حقوق بحقِ مصنّف محفوظ ہیں

نام کتاب ــــــــــ "توہینِ رسالت کی سزا"

مصنف ــــــــــ علاّمہ ابوالحسّان حکیم محمّد رمضان علی قادری

طابع و ناشر ــــــــــ حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ نوریہ کراچی

صفحات ــــــــــ ۷۸

تاریخ اشاعت

بار اوّل ــــ شعبان ۱۴۱۹ھ دسمبر ۱۹۹۸ء ــــ تعداد ــــ ۱۰۰۰

بار دوئم ــــ شوال ۱۴۱۹ھ فروری ۱۹۹۹ء ــــ تعداد ــــ ۱۰۰۰

بار سوئم ــــ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ اپریل ۱۹۹۹ء ــــ تعداد ــــ ۱۵۰۰

بار چہارم ــــ شوال ۱۴۲۰ھ جنوری ۲۰۰۰ء ــــ تعداد ــــ ۲۰۰۰

بار پنجم ــــ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ جولائی ۲۰۰۰ء ــــ تعداد ــــ ۲۰۰۰

بار ششم ــــ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ جنوری ۲۰۱۱ء ــــ تعداد ــــ ۱۰۰۰

ملنے کا پتہ : حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ نوریہ کراچی

۶۸-۶۷ ، بلاک ۸/۷ ، اوورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی

E-mail: arfeen@cyber.net.pk

نذرانہ بحضورِ اقدس

○

محبوبِ ربِ العالمین، سیّد الانبیآء والمرسلین
شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین، خاتم
النّبیّٖن، سیّد الاوّلین والآخرین، احمد مجتبیٰ
مُحمّد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ
آلہٖ واصحبہٖ اجمعین

○

روزہ اَچھا، نماز اچھی، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی؛
مگر میں باوجود اس کے مُسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

مملکت اسلامیہ پاکستان میں قانون توہینِ رسالت کی منسوخی کے لئے عیسائیوں کا احتجاج اور تمام ترشور شرابہ پورے عالم اسلام کے خلاف دشمنانِ اسلام، امریکا اور دیگر عیسائی حکومتوں کی اس طویل المیعاد سازش کا ایک حصّہ ہے۔ جو انھوں نے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو مغلوب کر کے ان پر پوری طرح تسلط قائم کرنے کے لئے تیار کر رکھی ہے اور اس سازش میں یہود و ہنود اور دیگر تمام غیر مُسلم اقوام شامل اور ان کے ناپاک منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی سازش میں متحد اور ایک دوسرے کے مدد گار ہیں۔

قانون توہینِ رسالت جس کا مکمل نفاذ عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبہ کا محافظ و ضامن ہے۔ جس سے مسلم قوم ناقابلِ شکست قوّت بن جاتی ہے۔ اس کی منسوخی کے لئے عیسائیوں کے مطالبہ اور قانون ' ۲۹۵۔سی' کے خلاف ان کے احتجاج کی حقیقت واضح کرنے کے لئے فقیر انتہائی اختصار کے ساتھ عیسائیوں اور دیگر غیر مسلم اقوام کی مسلمانوں کے خلاف عالمگیر سازشوں کا پس منظر بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہے۔ تاکہ حقوقِ انسانی کے ان نام نہاد علمبرداروں کے مکروہ چہروں کی نقاب کشائی ہو جائے اور مسلمان صحیح صورتِ حال سے واقف

ہو کر اُن کے دامِ ہم رنگ زمین کا شکار نہ ہوں۔
واضح رہے کہ دُنیا بھر کے غیر مُسلم ممالک اور خصوصاً عیسائی کلیسائی طاقتیں مسلمانوں کے اتّحاد و جذبۂ جہاد سے خائف اور لرزہ براندام ہیں۔ اس لئے کہ وہ صلیبی جنگوں میں مسلم مجاہدین کے ہاتھوں اپنی شرمناک، ذلّت آمیز شکستوں کو فراموش نہیں کر سکے ہیں۔ انھیں بخوبی یاد ہے کہ یورپ کی تمام عیسائی حکومتیں اپنی پوری قوّت مجتمع کر کے بھی اسلام کے عظیم مجاہد سلطان صلاح الدّین ایّوبی رحمۃ اللہ علیہ کا مقابلہ نہیں کر سکے تھے۔ سلطان ایّوبی نے ان کی متّحدہ قوّت کو پاش پاش کر ڈالا تھا۔ ان کے ٹڈّی دل لشکر کو فیصلہ کن شکست دے کر عیسائی طاغوتی غرور کو خاک میں ملا دیا تھا اور عیسائیوں کے ناجائز قبضہ سے بیت المقدس کو آزاد کرالیا تھا۔ چنانچہ دُنیا بھر کے عیسائی صلیبی جنگوں میں لگنے والے ان زخموں کو آج تک چاٹ رہے ہیں اور انتقام کی آگ میں جل رہے ہیں۔
انھوں نے اس وقت سے تہیّہ کر لیا ہوا ہے کہ وہ بہ ہر صورت مسلمانوں سے اپنی شرمناک اور ذلّت آمیز شکستوں کا بدلہ لے کر رہیں گے۔ اس مقصد کے پیشِ نظر انھوں نے اپنی شکست اور مسلمانوں کی فتح یابی کے اسباب پر غور کرنے

کے لئے اور آیندہ ایسی صورتِ حال سے بچنے کی احتیاطی
تدابیر سوچنے اور اختیار کرنے کے لئے پورے یورپ اور دُنیا بھر
کے عیسائی مدبّروں۔ دانشوروں اور پوپ پادریوں کو جمع کیا۔
تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ مسلمانوں کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ
وہ اسلام کی رُوحِ رواں پیغمبرِ خُدا محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی آن پر اپنا سب کچھ قربان کر دینے پر متفق و متحد
ہیں اُن کے دلوں میں اپنے رسُول کی عظمت و احترام اس قدر
مستحکم ہے کہ وہ اس کے تحفّظ کی خاطر اپنی عزت و آبرو، اپنی
آل و اولاد، مال و جائیداد، اپنی جان قربان کر دینے کے لئے
ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ وہ عشق رسُول میں ڈوب کر
میدانِ جنگ میں اُترتے ہیں اور شوقِ شہادت سے سرشار
ہو کر لڑتے ہیں۔ مسلمان اگرچہ غریب ہیں، فاقہ کش ہیں۔
لیکن دولتِ ایمان اور جذبۂ جہاد سے مالا مال ہیں۔ علماءِ اسلام
مسلمانوں کی صحیح تعلیم و تربیت میں مصروف رہتے ہیں اس
لئے مسلم معاشرہ بے حیائی اور عیاشی و فحاشی سے بھی پاک ہے۔
وغیرہ وغیرہ۔ جب کہ عیسائی ان تمام اوصاف اور خوبیوں سے
عاری ہیں اور یہی ان کی کمزوری اور شکست و ریخت کا
باعث ہے۔ بحث و مباحثہ کے بعد عیسائی مدبرین

دانشور اور پوپ پادری اس فیصلہ پر متفق ہو گئے کہ ؎

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتے نہیں ذرا
رُوحِ محمد ﷺ ان کے بدن سے نکال دو
فکرِ عرب کو دے کر فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو
افغانیوں کی غیرت دیں کا ہے یہ علاج
مُلّا کو ان کے کوہ و دمن سے نکال دو

(علامہ اقبال بتصرف قلیل)

عیسائیوں نے مسلمانوں کو کمزور، بیکار اور مفلوج کر دینے کی خاطر ایسے طویل المیعاد منصوبے مرتب کئے کہ جن کو رُو بہ عمل لانے سے مسلمانوں کے دلوں میں تعظیم وعشق رسُول ﷺ باقی نہ رہے۔ ان کے بدن سے رُوحِ محمد ﷺ نکل جائے اور وہ دولت ایمان سے محروم ہو جائیں۔ صرف نام کے مسلمان رہ جائیں۔ ان کے دلوں میں جذبہ جہاد اور شوقِ شہادت ماند پڑ جائے۔ مسلم ممالک میں بدمذہبی والحاد پر مبنی ایسا نظام تعلیم رائج کر دیا جائے جس سے ان کا اسلام سے تعلق کمزور سے کمزور تر ہوتا چلا جائے۔ مسلم ممالک میں یورپی تہذیب و تمدن اور مادر پدر آزادی کو فروغ دیا جائے تاکہ مسلمان اسلامی تہذیب و تمدن

اور اسلامی پاکیزہ روایات سے دُور ہو جائیں۔ مسلم ممالک میں عیاشی وفحاشی پھیلانے کی سر توڑ کوشش کی جائے تاکہ مسلمانوں کا جذبۂ جہاد سَرد پڑ جائے۔ موت کا خوف اُن پر غالب آجائے اور وہ آئندہ لڑنے بھڑنے کے قابل نہ رہ جائیں۔ مسلمانوں کو مال و دولت کا لالچ دے کر انھیں دینِ اسلام سے برگشتہ کر دینے کی پوری کوشش کی جائے۔ تاکہ وہ اسلام کے نام پر کبھی متّحد و منظّم نہ ہوسکیں۔ مسلمانوں کی متّحدہ قوت کو توڑنے اور ان کی جمعیّت کو پارہ پارہ کر دینے کی تدابیر اختیار کی جائیں تاکہ وہ ٹکڑے ہو کر آپس میں دست و گریباں رہیں اور ہمارے خلاف سر اٹھانے کے قابل نہ رہ جائیں اور پھر نصاریٰ و یہود وہنود اور دیگر غیر مسلم اقوام کو متّحد و منظّم کر کے پوری قوت کے ساتھ مسلمانوں کو مغلوب کر لیا جائے۔ المختصر۔ مدّت مدید سے عیسائی اور دوسری غیر مسلم طاقتیں منظّم طور پر اپنے ان ناپاک منصوبوں پر عمل پیرا ہیں۔ ہر قسم کی سازشیں کر کے اپنے شیطانی عزائم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی سر توڑ کوششوں میں سرگرم عمل ہیں۔ چنانچہ انھوں نے ملّت اسلامیہ کی متّحدہ قوّت کو توڑنے کی خاطر خلافت اسلامیہ عثمانیہ ترکیہ جو تُرکی سے لے کر پورے ملک عرب پر مشتمل تھی۔ اس کے خلاف کارروائی کی برطانیہ اور یورپ کی عیسائی حکومتوں نے عربوں کو "آزاد مملکت عربیہ" قائم کرنے کا جھانسہ دے کر انھیں خلافتِ عثمانیہ کے خلاف بغاوت

پر اکسایا اور جب وہ اس پر آمادہ ہو گئے تو اُن کو مالی اور فوجی امداد دے کر تُرکی حکمرانوں سے لڑوایا۔ جنگ عظیم اوّل میں جب تُرکی حکومت شکست کھا گئی تو عیسائی سازشیوں نے "آزاد مملکت عربیہ" قائم کرنے کے بجائے انھوں نے بندر بانٹ کرتے ہوئے ملک عرب کے حصے بخرے کر لئے۔ شام اور لبنان پر فرانس نے قبضہ کر لیا۔ عراق، شرق اردن اور فلسطین پر برطانیہ قابض ہو گیا اور باقی ماندہ ملک عرب کے ٹکڑے کر کے چھوٹی چھوٹی ریاستیں بنا دیں۔ اور ہر ریاست کو اپنے زیر دست رکھنے کے لئے ان ریاستوں پر اپنے من پسند کٹھ پتلی حکمران مسلط کر دیئے تاکہ کمزور ریاستوں کے یہ کمزور حکمران ہر لحاظ سے ہر معاملہ میں ان کے دست نگر محتاج اور اُن کے ہر حکم کی تعمیل پر مجبور رہیں۔ اور مسیحی طاقتیں ان حکمرانوں کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بلا خوف و خطر اپنی مذموم کارروائیاں جاری رکھ سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک کسی عرب ریاست میں صحیح معنوں میں اسلامی قوانین کا نفاذ عمل میں نہیں آسکا ہے اور یہ مدعیان اسلام غیر اسلامی یورپی تہذیب و تمدن میں غرق ہیں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کا طرز زندگی اپنائے ہوئے ہیں۔ اس طرح اسلام دشمن مغربی طاقتوں نے پورے عالم عرب پر اپنا تسلط قائم کر چکنے کے بعد مسلمانان عرب کو مزید دبائے رکھنے کے لئے فلسطین

سے جو خالص عرب مسلمانوں پر مشتمل تھا اور جہاں یہودی ایک فی صد بھی نہیں تھے وہاں سے فلسطینیوں کو جبراً بے دخل کر کے اسرائیلی یہودی مملکت بنا دیا گیا۔ مسلمانوں کو مار مار کر ان کے گھروں سے نکال دیا گیا اُن کی زمینوں اور جائیدادوں پر یہودی قابض ہو گئے، جس کے نتیجے میں فلسطینی مسلمان آج تک در بدر ہیں، یہودیوں کے ناقابل بیان مظالم کا شکار ہیں اور حقوق انسانی کے نام نہاد علمبردار امریکا، روس اور سارے عیسائی ممالک بکمال بے حیائی یہودیوں کے پشت پناہ و مددگار ہیں اور اسرائیلی یہودی عرب ممالک کو غنڈہ گردی کا نشانہ بنائے ہوئے ہیں۔ مسلمانانِ عرب یہودیوں کی چیرہ دستیوں سے نالاں و پریشان ہیں لیکن مجبور اور بے بس ہیں۔ اپنے تحفظ کے لئے بھی متحد ہو کر یہودیوں کے خلاف کوئی اقدام کرنے سے قاصر ہیں۔

عیسائیوں کے طے کردہ منصوبہ کے مطابق دیگر تمام مسلم ممالک میں بھی دشمنانِ اسلام کی مذموم سازشیں اور ریشہ دوانیاں منظم انداز میں مسلسل جاری ہیں جن کا ذکر و بیان باعثِ طوالت ہوگا اس لئے فقیر صرف پاکستان سے متعلق ان کی لاتعداد سازشوں اور مذموم کارروائیوں ہی سے بھی محض چند ایک کا ذکر نہایت اختصار کے ساتھ کر دینا مناسب سمجھتا ہے تاکہ بپیشِ نظر موضوع ” قانون توہینِ رسالتؐ

پس منظر میں نہ چلا جائے۔

دوسری جنگ عظیم ختم ہو جانے کے بعد حالات سے مجبور ہو کر عیسائی حکومت برطانیہ نے ہندوستان کو اپنے تسلط سے آزاد کر دینے کا فیصلہ کیا۔ تاہم ہندو کانگریسی لیڈر اور حکمران انگریز اس پر متفق تھے کہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کو تسلیم نہ کیا جائے۔ متحدہ ہندوستان کا اقتدار ہندو کانگریس کو منتقل کیا جائے۔ تاکہ مسلمانانِ ہند ہندوؤں کے غلام بن کر رہ جائیں اور ہمارے سامنے کبھی سر اٹھانے کے قابل نہ رہیں۔ لیکن قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں مسلم لیگ نے ان کی اس مذموم سازش کو ناکام بنا دیا اور ان کو بادل ناخواستہ قیام پاکستان کا مطالبہ تسلیم کرنا پڑا۔ مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو قیام پاکستان کا اعلان کیا گیا تو پورا ضلع گورداس پور پاکستان میں شامل تھا۔ لیکن مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو جب بھارت کی آزادی کا اعلان کیا تو ہندو لیڈروں اور برطانوی وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی سازش کے تحت باؤنڈری کمیشن نے فیصلہ سنایا کہ ضلع گورداسپور کی صرف ایک تحصیل "شکر گڑھ" پاکستان میں شامل کی گئی ہے۔ باقی پورا ضلع گورداسپور بھارت میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ایک ہی دن میں کئے ہوئے اعلان اور طے شدہ فارمولے کو بدل دیا گیا۔ تاکہ پاکستان کا کشمیر سے حدی تعلق

کٹ جائے اور بھارت کی سرحد کشمیر سے مل جائے اور بھارت آسانی کے ساتھ کشمیر پر قبضہ کرلے اور پھر کچھ ہی عرصہ کے بعد بھارت نے اپنی افواج کشمیر میں داخل کردیں اور اُس پر غاصبانہ قبضہ کرلیا۔

آزادی کے بعد اگرچہ بھارت نے سوویت یونین رُوسیہ سے اتحّاد کرلیا۔ تاہم بمصداق ۔ الکفر ملّة واحدة ۔ جذبۂ اسلام دشمنی کے تحت تمام یورپی عیسائی حکومتیں بھی بھارت کو طاقتور بنانے کی خاطر ہر قسم کی اقتصادی و فوجی امداد بہم پہنچاتی رہیں تاکہ وہ پاکستان پر غالب آسکے اور اگرچہ پاکستان امریکا کا اتحادی بن گیا۔ اس کے باوجود امریکا اور تمام یورپی عیسائی حکومتیں پاکستان کو ختم کردینے یا کمزور اور مفلوج کردینے کی پالیسی پر عمل کرتی رہیں۔ چنانچہ اسی مقصد کے تحت جب بھارت نے ۱۹۶۵ء میں پاکستان پر حملہ کردیا تو روس، امریکا اور تمام عیسائی حکومتوں نے بھارت کی بھرپور مدد کی اور پاکستان کو امریکا نے ہر قسم کا اسلحہ سپلائی کرنے پر پابندی لگادی۔ اس کے باوجود جب پاکستان کی افواج نے بھارت پر کمر توڑ ضربیں لگانی شروع کیں تو تمام غیر مسلم طاقتوں نے مایوس ہوکر جنگ بند کرادی۔

اس کے بعد بھارت کو ایشیا میں منی سپر پاور بنا دینے کی خاطر غیر مسلم حکومتوں نے بھارت کو بے تحاشا ہر قسم کا مہلک روایتی اسلحہ سپلائی کرنے کے علاوہ ایٹم بم بنانے کے لئے ایٹمی ری ایکٹر اور متعلقہ

سازوسامان مہیا کرنا شروع کر دیا تاکہ بھارت ایٹمی طاقت بن کر پاکستان پر غالب آسکے اور پاکستان کو کمزور رکھنے کے لئے امریکا نے روایتی اسلحہ دینے پر بھی پابندی لگائے رکھی اور بشمول امریکا تمام عیسائی حکومتوں نے پوری کوشش کی کہ پاکستان کہیں سے بھی ایٹمی ری ایکٹر اور متعلقہ سازوسامان حاصل نہ کر سکے۔ اور جب روس، امریکا اور دیگر عیسائی حکومتوں کو اطمینان ہو گیا کہ بھارت پاکستان کے مقابلہ میں بہت زیادہ طاقتور بن چکا ہے تو انھوں نے پاکستان کو دولخت کر دینے کی منظّم سازش تیار کی اور مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان میں چند مفاد پرست، عاقبت نااندیش لیڈروں کو اقتدار کا لالچ دے کر ان کے ذریعے پاکستان کے دونوں حصوں میں باہمی منافرت پیدا کر کے دونوں حصوں کو باہم ٹکرا دیا اور ساتھ ہی بھارت سے پاکستان پر حملہ کرا کے مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے علیحدہ کر دیا۔ صاف ظاہر ہے کہ پاکستان کے خلاف یہ تمام تر کارروائیاں محض اسلام دشمنی کی بناء پر ہی کی جاتی رہی ہیں۔ دراصل ان کو خوف اور اندیشہ اس بات کا ہے کہ کہیں پاکستان کی وساطت سے مسلم ممالک کا متحدہ اسلامی بلاک قائم نہ ہو جائے اور ہمارے لئے صلیبی جنگوں والی صورت حال پیدا نہ ہو جائے۔ مذکورہ اسلام دشمن کارروائیوں کے علاوہ قیام پاکستان کے روزِ اول سے ہی عیسائی حکومتوں نے پاکستان میں معاشی، معاشرتی، اقتصادی، طبقاتی

اور سماجی مسائل پیدا کرنے اور مذہبی منافرت پھیلانے اور پاکستان کو عدمِ استحکام سے دوچار کر دینے کی خاطر مختلف النوّع سازشوں کے جال پھیلا رکھے ہیں اور اپنے ایجنٹوں کے ذریعے عیاشی، فحاشی اور الحاد و بے دینی پھیلانے میں سرگرم عمل ہیں۔

عیسائیوں اور دیگر تمام غیر مسلم طاقتوں کا بنیادی نصب العین یہ ہے کہ مسلمانوں کے دلوں سے رسولِ اکرم محمّد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبت اور تعظیم و توقیر کو نکال دیا جائے تاکہ وہ نُورِ ایمان و غیرتِ اسلام سے محروم اور جوشِ جہاد و شوقِ شہادت سے عاری رہ جائیں۔ یعنی ملّتِ اسلامیہ جسدِ بے رُوح بن کر ہر لحاظ سے ہماری زیرِ دست اور محتاج ہو جائے۔ اسی لئے عیسائی ممالک قانونِ توہینِ رسالت کی شدید مخالفت کرتے ہیں اور اس قانون کو منسوخ کر دینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس کے خلاف پُرزور تحریک چلانے کے لئے بے دریغ روپیہ صرف کر رہے ہیں۔ ان ہی کی انگیخت پر اُن ہی کی پُشت پناہی میں عیسائی برادری جلوس نکال کر اشتعال انگیز نعرے لگاتی ہوئی مسجدوں اور نمازیوں پر بلا جواز حملے کر رہی ہے۔ احتجاج کے نام پر جارحیّت، تشدّد، غنڈہ گردی اور توڑ پھوڑ کر رہی ہے۔ ان غیر اخلاقی، غیر انسانی، غیر قانونی حرکتوں اور امن سوز کارروائیوں سے ان کا مقصد یہ ہے کہ حکومت پاکستان خائف ہو کر

یہ قانون منسوخ کر دے یا مسلمان ان کے خلاف کوئی مدافعانہ اقدام کریں اور عیسائی اُس کو بہانہ بنا کر مزید امن وامان تباہ کرنے کی کارروائیاں کریں اور حکومت مجبور ہو کر امن وامان بحال کرنے کی خاطر قانونی کارروائی کرے تو امریکا اور دیگر عیسائی ممالک دُنیا بھر میں یہ ڈھنڈورا پیٹنے لگیں کہ پاکستان مذہبی اقلیتوں کے حقوق پامال کر رہا ہے اور ان پر ظلم وستم کر رہا ہے اور اس کی آڑ میں پاکستان پر مزید پابندیاں لگا دیں اور پاکستان کو اس قدر کمزور و ناتواں کر دیں کہ وہ مجبور و بے بس ہو کر یہود و نصاریٰ کی خواہشات و مطالبات کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دے اور مکمل طور پر ان کے تابع ہو جائے۔

یہ وہ صورت حال ہے کہ مسلمانوں کو خبر دار کرتے ہوئے اللہ جلّ شانہٗ نے فرمایا ولن ترضیٰ عنک الیھود ولا النصاریٰ حتّیٰ تتّبع ملّتھم قل انّ ھدی اللہ ھو الھدیٰ ولئن اتّبعت اھوآءھم بعد الذی جاءک من العلم مالک من اللہ من ولیّ ولا نصیر (پ۱ ع ۱۴) اور ہرگز تم سے یہود و نصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرو (اور یہ ناممکن ہے کیونکہ وہ باطل پر ہیں) تم فرما دو اللہ ہی کی ہدایت، ہدایت ہے (وہی قابل اتباع ہے اور اس کے سوا ہر

ایک راہ باطل وضلالت اور اے سُننے والے! (کسے باشد) اگر تو اُن کی خواہشوں کا پیرو ہو بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو اللہ سے تیرا کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ مددگار"۔ یہ خطاب اُمّتِ محمدیہ کو ہے کہ جب تم نے جان لیا کہ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس ہدایت لائے تو تم ہرگز کفّار کی خواہشوں کا اتّباع نہ کرنا اگر ایسا کیا تو تمہیں کوئی عذابِ الٰہی سے بچانے والا نہیں۔

(تفسیر خازن، خزائن العرفان)

نیز فرمایا:۔ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰىٓ اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ط وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (پ ۶ ع ۱۲)

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ (اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات یعنی ان کی مدد کرنا ان سے مدد چاہنا ان کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا) وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ کافر کوئی بھی ہوں ان میں باہم کتنے ہی اختلاف ہوں مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ سب ایک ہیں۔ اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ تفسیر مدارک) اور تم میں جو کوئی اُن سے دوستی رکھے گا تو وہ انھی میں سے ہے (اس

میں بہت شدت و تاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود و نصاریٰ اور ہر
مخالف دین اسلام سے علیحدگی اور جُدا رہنا واجب ہے۔ تفسیر مدارک
وخازن بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔ خزائن العرفان
پھر فرمایا:۔ یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا
یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ
اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ
الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ٥ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ
وَلَا یُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ (پ۴ ع ۳)
اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ (ان سے دوستی نہ کرو،
محبت کے تعلقات نہ رکھو وہ قابلِ اعتماد نہیں ہیں) وہ تمہاری بُرائی
میں کمی نہیں کرتے اُن کی آرزو ہے جتنی ایذا تمھیں پہنچے بیر اُن کی
باتوں سے جھلک اُٹھا اور وہ (غیظ و فساد) جو سینوں میں چھپائے
ہیں اور بڑا ہے۔ ہم نے نشانیاں تمھیں کھول کر سُنا دیں۔ اگر تمھیں
عقل ہو تو (ان سے دوستی نہ کرو) سُنتے ہو یہ جو تم ہو تم انھیں چاہتے
ہو (رشتہ داری اور دوستی وغیرہ تعلقات کی بنا پر) اور وہ تمھیں
نہیں چاہتے (اور دینی مخالفت کی بنا پر تم سے دشمنی رکھتے ہیں۔)
اور حال یہ ہے کہ تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو (اور وہ تمہاری
کتاب قرآن پر ایمان نہیں رکھتے۔

نیز فرمایا:۔ تَرٰی کَثِیْرًا مِّنْهُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَفِی الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ کَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِیِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِیَآءَ وَلٰکِنَّ کَثِیْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا ج (پ ۶ ع ۱۵) ان میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں کیا ہی بری چیز اپنے لئے خود آگے بھیجی یہ کہ اللہ کا اُن پر غضب ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ (اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار سے دوستی و موالات حرام اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے) اور اگر وہ ایمان لاتے (صدق و اخلاق کے ساتھ بغیر نفاق کے) اللہ اور ان نبی پر اور اس پر جو اُن کی طرف اُترا (قرآن پاک) تو کافروں سے دوستی نہ کرتے۔ (اس سے ثابت ہوا کہ مشرکین کے ساتھ دوستی و موالات علامتِ نفاق ہے) مگر ان میں تو بہتیرے فاسق ہیں، ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے وہ نام نہاد مسلمان عبرت پکڑیں جو کسی بھی حیلہ بہانہ سے قانونِ توہین رسالت کے خلاف احتجاج کرنے والے مشرک عیسائیوں کی طرف داری و حمایت کرتے

ہیں۔ یہ لوگ اپنے عمل سے خود کو منافق ثابت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق بن رہے ہیں۔

نیز فرمایا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ۝ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ (پ ۵ ع ۱۸) اے ایمان والو۔ کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا (اس آیت میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کافروں کو دوست بنانا منافقین کی خصلت ہے تم اس سے بچو) کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لئے صریح حجت کر لو (اپنے نفاق کی اور مستحق جہنم ہو جاؤ) بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں (منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ ہے کیونکہ وہ دنیا میں اظہارِ اسلام کر کے مجاہدین کے ہاتھوں سے بچا رہا ہے اور کفر کے باوجود مسلمانوں کو مغالطہ دینا اور اسلام کے ساتھ استہزا کرنا اس کا شیوہ رہا ہے) اور تو ہرگز اُن کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔ مگر وہ جنہوں نے توبہ کی (نفاق سے) اور سنورے اور اللہ کی رسی مضبوط تھامی اور اپنا دین خالص اللہ کے

لئے کرلیا تو یہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں (دنیا وآخرت میں) اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب دے گا۔"

نیز فرمایا۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ٥ وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ ٥ (پ ٦ ع ١٢) تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بناتے ہیں تو بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔"

نیز سرکارِ دو عالم محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا "قریب ہے کہ اُمّتیں تم پر ایک دوسرے کو ایسی دعوت دیں جیسے کھانے والے اپنے پیالے کی طرف ایک دوسرے کو دعوت دیتے ہیں (یعنی کفّار کی قومیں یہود و نصاریٰ، مشرکین ہندو، مجوسی وغیرہ تم کو مٹانے کے لئے متفق ہو جائیں بلکہ دوسرے کو دعوت دیں کہ آؤ مسلمانوں کو مٹاتے، انھیں ستاتے ہیں، تم بھی ہمارے ساتھ شریک ہو جاؤ۔ چنانچہ اگرچہ یہودی اور عیسائی ایک دوسرے کے دشمن ہیں مگر آج مسلمانوں کو مٹانے کے

لئے دونوں ایک ہو گئے ہیں تو کسی صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "کیا اس وقت ہماری تعداد کم ہو جانے کی وجہ سے ایسا ہو جائے گا؟" اس کے جواب میں حضور نے فرمایا۔ بلکہ تم اُس وقت (تعداد کے لحاظ سے) بہت ہو گے۔ لیکن تم سیلاب کے میل کی طرح ایک میل بن جاؤ گے۔ (یعنی آج کے مقابلہ میں اُس وقت تمہاری تعداد بہت زیادہ ہوگی مگر تم ایسے ہو گے جیسے سمندر میں پانی کا میل جھاگ، دکھاوا زیادہ حقیقت کچھ نہیں۔ بزدلی، نا اتفاقی، دل کی پریشانی، آرام طلبی، کم عقلی، موت سے ڈر، دُنیا سے محبت تم میں بہت زیادہ ہو جائے گی۔ ان وجود سے کفار کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دی جائے گی) اور اللہ تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں وھن ڈال دے گا کسی صحابی نے عرض کی: یا رسول اللہ! وھن کیا چیز ہے؟ فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے ڈر۔ (ابوداؤد، بیہقی، مشکوٰۃ) یعنی اُس سستی و کمزوری کا سبب دو چیزیں ہوں گی۔ ایک دُنیا میں رغبت دوسری موت کا خوف۔ موجودہ دور کے مسلمان بلحاظ اکثریت ان دونوں بیماریوں کا شکار ہو کر مفلوج ہو چکے ہیں۔ ان کے دلوں میں دُنیا کی محبت اور مال و متاع دنیا میں رغبت اس طرح رچ بس گئی ہے کہ آخرت کو یکسر فراموش کر بیٹھے ہیں۔ اللہ و رسول کی

عظمت و محبت سے بے نیاز ہیں۔ تعلیمات اسلام کی کچھ پروا نہیں
رِہ گئی۔ ان کے دل و دماغ پر موت کا خوف اس قدر غالب ہے
کہ اسلام کی سربلندی و تحفظ ناموسِ رسالت کی خاطر جذبۂ جہاد
سے عاری ہیں۔ دشمنانِ اسلام کے خلاف آواز تک بلند کرنے سے
ڈرتے ہیں۔ بلکہ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ مسلمان جن سے
پٹتے ہیں انہی سے فریاد کرنے پر مجبور ہیں۔ جو ظلم وستم ڈھاتے
ہیں اُن ہی سے داد و انصاف کے طلبگار ہیں اور جو انھیں لُوٹتے
ہیں اُن ہی سے امداد کے خواستگار ہیں۔ جو انھیں مٹانے، نیست و
نابود کر دینے کے درپے ہیں یہ اُن ہی سے پناہ کی بھیک مانگنے
پر مجبور ہیں۔ حالانکہ دنیا میں مسلمانوں کی تعداد جس قدر آج ہے
پہلے کبھی نہ تھی۔ اعداد و شمار کے لحاظ سے مسلمان ایک ارب پچیس کروڑ
سے زائد ہیں۔ مال و دولت کے لحاظ سے مسلمان آج اس قدر
مالدار ہیں کہ جتنے پہلے کبھی نہ تھے۔ دُنیا بھر میں مسلمانوں کی پچاس
سے زیادہ حکومتیں، مملکتیں موجود ہیں۔ تیل، پیٹرول اور گیس اور
دیگر معدنیات کے وافر ذخائر کے مالک ہیں۔ مسلمانوں کا سرمایہ
غیر مسلم ممالک کے بنکوں میں اس قدر بھرا پڑا ہے کہ اگر مسلمان
اپنا تمام سرمایہ اِن بنکوں سے نکلوا لیں تو غیر مسلم ممالک کنگال ہو
جائیں اور حالات یہ ہیں کہ مسلمان آج مظلوم و بے بس اور

ذلیل و خوار ہیں پوری تاریخ میں اس قدر ذلیل و خوار نہ تھے۔
بین الاقوامی سطح پر ان کی کچھ قدر و قیمت نہیں۔ ان کی آواز پر کوئی
کان دھرنے کو تیار نہیں۔ غیر مسلم طاقتیں ان سے شطرنج کے مہروں
کا کام لے رہی ہیں۔ ان کے عجز و ضعف اور کمزوری سے حسب منشا
فائدے اُٹھا رہی ہیں اور مسلمانوں پر ہاتھ صاف کرنے کی خاطر ایک
دوسری کو دعوت دے رہی ہیں۔ المختصر ملّتِ اسلامیہ کی ہوا اکھڑ
چکی ہے۔ کفار کے دلوں سے اسلام کی ہیبت اُٹھ چکی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دل میں جس قدر اللہ تعالیٰ کی محبت
قوی ہوگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق جس قدر راسخ ہوگا اُسی قدر
ایمان میں پختگی ہوگی۔ دل میں جذبہ جہاد اور شوقِ شہادت موجزن
اور مستحکم ہوگا اور چونکہ دُنیا و آخرت میں کامیابی کا دار و مدار ایمان
کی پختگی اور اتّباع و اطاعت رسُول پر ہے اور مسلمان بحیثیت مجموعی
اس سے عملاً منحرف ہیں تو اس کا سبب صرف یہی دکھائی دیتا ہے
کہ مُسلمان عشقِ رسُول سے بیگانہ ہیں اور جب تک یہ بیگانگی قائم
رہے گی وہ تباہ و برباد ہوتے رہیں گے۔ جب یہ بیگانگی دُور ہو
جائے گی پھر ان کا دورِ اقبال و عروج شروع ہو جائے گا۔

دل ز عشقِ اُو توانا مے شود — خاک ہمدوشِ ثریا مے شود
در دلِ مسلم مقامِ مصطفٰے است — آبروئے ما ز نامِ مصطفٰے است۔

عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دل توانا ہو جاتا ہے
خاک کا ذرّہ ہمدوشِ ثریا ہو جاتا ہے۔ مسلمان کے دل میں مصطفٰے صلی اللہ
علیہ وسلّم کا مقام ہے۔ ہم مسلمانوں کی آبرو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم
کے نام سے ہے۔

ہر کہ عشقِ مصطفٰے سامانِ اوست
بحر و بر در گوشۂ دامانِ اوست

جس کی پونجی عشقِ مصطفٰے ہے اسی کے گوشۂ دامان سے
بحر و بر لپٹے رہتے ہیں یہ ایسی بڑی پونجی ہے کہ اس کے سامنے دولتِ
کونین کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ عشقِ مصطفٰے دل میں موجزن ہے تو
کائنات کی سب سے بڑی نعمت حاصل ہے۔ اس نعمتِ بیکراں
کے حصول کے لئے

سوزِ صدیق و علی از حق طلب
ذرّہ عشقِ نبی از حق طلب

اے مسلمان! اللہ سے سوزِ صدیق و علی طلب کر (رضی اللہ عنہما)
اللہ تعالیٰ سے عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کا تھوڑا حصہ ہی مانگ لے۔

زانکہ ملّت را حیات از عشقِ اوست
برگ و سازِ کائنات از عشقِ اوست (علامہ اقبال)

اس لئے کہ ملّت اسلامیہ کی زندگی انہی کے عشق پر منحصر ہے۔

کائنات کی تمام نعمتیں انہی کے عشق سے حاصل ہو سکتی ہیں

از رسالت در جہاں تکوینِ ما

از رسالت دینِ ما، آئینِ ما (علامہ اقبال)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی بنیاد پر ہی ہمارا وجود قائم ہے۔ ہمارا دین اور ہمارا آئین سراسر رسالتِ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہی برقرار ہے۔

قافلۂ حجاز میں ایک حسین بھی نہیں

گرچہ ہیں تابدار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات

عقل و دل و نگاہ کا مُرشدِ اوّلیں ہے عشق

عشق نہ ہو تو شرع و دیں بتکدۂ تصوّرات

صدقِ خلیل بھی ہے عشق، صبرِ حسین بھی ہے عشق

معرکۂ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق (علامہ اقبال)

کفر کی کافر ماجرائی اور کفر سامانی اب بھی قائم ہے بلکہ روز بروز لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہی ہے اور مسلم قوم سے کوئی حسین نہیں اُبھرتا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ والا جذبہ صرف عشقِ رسُول ہی پیدا کر سکتا ہے کوئی اور نہیں۔ عشقِ رسُول ہی عقل کی راہنمائی کر سکتا ہے، دل کی رہبری کر سکتا ہے، نگاہ کی پاکی و طہارت قائم رکھ سکتا ہے۔ یہ نہ ہو تو پھر شرع و دیں ایک

بے معنی نقطہ بن کر رہ جاتا ہے۔ بلکہ ایسا بُت کدہ جہاں تصوّرات کی مورتیاں رکھی ہیں۔ حقائق کا کہیں نام و نشان نہیں۔

عشقِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم اُسی دل میں پیدا ہو سکتا ہے جس دل میں ایمان مستحکم ہو اور

مدارِ ایمان تعظیمِ رسالت پر ہے

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (پ ۲۶ سورۃ الفتح رکوع ۱) اس لئے کہ تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔" معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی تعظیم و توقیر کا نام ہے جو اُن کی تعظیم و تکریم میں کلام کرے۔ اس رسالت کو باطل و بیکار کیا چاہتا ہے (اعاذ نا اللہ)

نیز فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (پ ۲۶ سورۃ الحجرات رکوع ۱)

اے ایمان والو! نہ بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اور اس کے حضور چلّا کر نہ بولو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہیں تمھارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمھیں خبر بھی نہ ہو۔"

اس سے واضح ہوا کہ اگرچہ بے ادبی و توہین کی نیت و ارادہ بھی نہ ہو تو بھی صورتِ بے ادبی بھی ناقابلِ معافی ہے اگرچہ نادانستہ اگرچہ بلا ارادہ ہی ہو۔ اس پر بھی تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔ نیز فرمایا لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ

(پ ۲۸ سورہ المجادلہ رکوع ۳)

"تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی یعنی مومنوں سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور ان کی یہ شان ہی نہیں اور ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور اس کے رسول کے دشمن سے دوستی کریں) اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں" اس سے اللہ و رسول کے مخالف لوگوں سے دوستی و میل ملاپ کرنا حرام ثابت ہوا جو لوگ توہین رسالت کریں وہ خدا و رسول خدا کے کھلے دشمن ہیں ان کی حمایت کرنا یا ان سے تعاون کرنا کسی مسلمان کو کسی طرح جائز نہیں۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے اس حکم خدا پر عمل کر کے دکھایا۔ حضرت ابو عبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ نے جنگ اُحد میں اپنے

والد جراح کو قتل کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو جو اس وقت کافر تھا مقابلے کے لئے بلایا کہ عبدالرحمٰن آؤ آج باپ بیٹے کے دو دو ہاتھ ہو جائیں۔ لیکن رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اس سے روک دیا۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمیر کو قتل کیا جو کافر تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کیا جو کافر تھا۔ حضرت علی مرتضٰے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما نے ربیعہ کے لڑکوں عتبہ اور شیبہ کو اور ولید بن عتبہ کو جنگ بدر میں قتل کیا۔ جو اُن کے قرابت دار تھے۔ خُدا و رسُول پر ایمان لانے والوں کو قرابت اور رشتہ داری کا کیا پاس؟

(تفسیر روح البیان وخزائن العرفان)

قرآن وحدیث کی روشنی میں توہینِ رسالت کی سزا

قرآن وحدیث اور اس کی روشنی میں تصریحات ائمہ دین کے مطابق اس پر اجماع اُمّت ہے کہ توہینِ رسول کی سزا صرف قتل ہے۔ توہینِ رسالت کرنے والا مسلم ہو یا غیر مسلم، عورت ہو یا مرد قطعی اور یقینی طور پر جرم ثابت ہو جانے پر

مستوجب قتل ہے۔

جو کوئی قصد و ارادہ سے یا بلا قصد و ارادہ، بقائمی ہوش و حواس یا جھنجھلاہٹ یا جہالت یا نشہ کی حالت میں یا بطورِ ہنسی مذاق خواہ واضح طور پر یا اشارۃً کنایۃً سیدالانبیاء والمرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی بھی نبی یا رسول کی شان رسالت میں بدگوئی کرے، کوئی عیب لگائے، گستاخی بے ادبی، شان میں تنقیص، توہین کرے، عیب جوئی کرے، اُن کی کسی بات کو جھٹلائے، تردید کرے۔ ان کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا ان کی طرف کوئی ایسی بات یا چیز منسوب کرے جو ان کے منصب کے لائق نہ ہو۔ یا ان کی کسی خصلت میں نقص تلاش کرے، نکالے یا ان پر کوئی تہمت لگائے یا کسی بے وقعت ادنیٰ شئے سے ان کو مشابہت دے۔ ایسا کلمہ زبان سے کہے یا قلم سے تحریر کرے جس میں بے ادبی کم تعظیمی کی بُو بھی ہو تو وہ یقیناً توہینِ رسالت کا مرتکب مجرم قرار دیا جائے گا۔ بلا توقف قتل کیا جائے گا۔ اس پر صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے زمانے سے لے کر آج تک تمام مُفتیانِ عظام، ائمہ کرام، علماء اسلام سب کا اجماع ہے۔ اور پوری اُمت اس پر متفق ہے۔ جرم ثابت ہونے پر اس کو قتل کیا جائے گا۔ اس کی توبہ قبول نہ کی

جائے گی۔ اور اس کا کوئی عذر قبول نہ کیا جائے گا کسی کو بھی یہ حق اور اختیار حاصل نہیں کہ توہینِ رسالت کے مرتکب کو کسی بھی طرح معاف کر دے اور اس کے قتل کی سزا کو منسوخ کر دے بلکہ جو کوئی توہینِ صریح کی تاویل کر کے اس کے مرتکب کو سزائے قتل سے بچانا چاہے گا بالکل اسی طرح قتل کا مستحق ہو گا جیسا کہ خود توہین کرنے والا مستوجب قتل ہے۔ اس لئے کہ جو کلام و مفہوم توہین میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تاویل کرنا جائز نہیں۔ کہ لفظ صریح میں تاویل نہیں ہو سکتی۔ کسی کلام کا توہین صریح ہونا عُرف اور محاورے پر مبنی ہے۔ مثلاً اگر کوئی کسی کو " ولد الحرام" کہے اور اس کی یوں تاویل کرے کہ میں نے المسجد الحرام اور بیت الحرام کی طرح معظّم و محترم کے معنیٰ میں یہ لفظ بولا ہے۔ تو اس کی یہ تاویل کامیاب نہ ہو گی۔ کیونکہ عرف عام اور محاورے میں " ولد الحرام" کا لفظ گالی اور توہین کے لئے ہی بولا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر وہ کلام جس سے عرف یا محاورے میں توہین کے معانی مفہوم ہوتے ہیں توہین ہی قرار پائے گا۔ کوئی تاویل معتبر نہ ہو گی اور کوئی عذر یا حیلہ بہانہ تسلیم نہ کیا جائے گا۔

غزوۂ تبوک کو جاتے ہوئے منافقوں نے تخلیہ میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلافِ شان میں کچھ کہا جب سوال ہوا عذر کرنے لگے اور بولے ہم تو یونہی آپس میں ہنستے تھے۔ اللہ نے فرمایا قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (پ ۱۰ رکوع ۱۴)

"تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو؟ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر"

ان آیات سے ثابت ہوا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر ومعذرت قبول نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کلماتِ گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور ان کے مقابل کلمہ گوئی وعذر جوئی کو مردود ٹھہرایا۔

قرآن مجید میں توہینِ رسالت کی سزا قتل بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح مخالفت توہینِ رسول ہے۔ اسی بنا پر کافروں سے قتال کا حکم دیا گیا۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (سورۃ انفعال آیت ۱۳) یہ (یعنی کافروں کو قتل کرنے کا حکم) اس لئے ہے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی صریح مخالفت کر کے ان کی توہین کا ارتکاب کیا۔ (تفسیر مدارک ص ۱۷۱ جلد ۲ و تفسیر خازن ص ۱۷۱ ج ۲)

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا (پ۲۲ ع۴)

"بے شک جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے۔ دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے" واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ ایذاء سے پاک ہے اسے کوئی ایذا نہیں دے سکتا مگر رسول اللہ کی شان میں گستاخی و توہین کو اپنی ہی ایذا فرمایا ہے۔

تفسیر روح البیان میں عَبَسَ وَتَوَلّٰی کی تفسیر میں لکھا ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک امام ہر نماز میں یہی سورت پڑھا کرتا تھا حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ کو اس کی اطلاع ملی تو انھوں نے اس امام کو بُلا کر قتل کرا دیا کیونکہ ہر نماز میں یہ سورت پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ منافق ہے اور اس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بُغض ہے کیونکہ بظاہر اس سورۃ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا ہے۔

ایک مسلمان اور ایک یہودی میں کچھ جھگڑا تھا۔ یہودی حق پر تھا اور وہ مسلمان جھوٹا۔ یہودی نے کہا چلو تمھارے

پیغمبر کے پاس چل کر اس کا فیصلہ کرا لیتے ہیں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ وہ غلط فیصلہ نہیں کریں گے۔ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے دونوں کا بیان سُنا اور یہودی کے حق میں فیصلہ سُنا دیا۔ وہ مسلمان اس فیصلہ پر راضی نہ ہوا بولا میرے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا۔ اُس نے یہودی سے کہا۔ آؤ عمر فاروق کے پاس چلتے ہیں وہ صحیح فیصلہ کریں گے۔ دونوں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُن کی خدمت میں اپنا مقدمہ پیش کیا آپ نے یہودی سے فرمایا۔ اپنا معاملہ بیان کرو۔ یہودی نے بیان دیتے ہوئے یہ بھی کہہ دیا کہ تمہارے پیغمبر نے اس مقدمہ کا فیصلہ میرے حق میں دے دیا ہے مگر اس نے تسلیم نہیں کیا۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس مسلمان سے پوچھا۔ کیا یہ یہودی سچ کہہ رہا ہے؟ اس نے کہا ہاں یہ ٹھیک کہتا ہے۔ یہ سُن کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ٹھہرو میں صحیح فیصلہ کر دیتا ہوں۔ یہ فرما کر اپنے گھر میں گئے اور تلوار بے نیام لے کر باہر آئے اور یہ کہتے ہوئے اُس مسلمان کو قتل کر دیا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم نہ کرے اجو حضور کے

فیصلہ کو رد کرکے ان کی توہین کرے) اس کا فیصلہ یہی ہے۔ مدینہ منورہ میں شور برپا ہو گیا کہ عمر نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کو اس کی اطلاع دی گئی تو حضور نے فرمایا "میں یہ گمان نہیں کرتا کہ عمر کسی مومن کو قتل کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔" مسجد نبوی کے صحن میں سب لوگ جمع ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو طلب کرکے پوچھا کہ اے عمر کیا تُو نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا ہے؟ فاروق اعظم نے کھڑے ہو کر عرض کی عمر کی تلوار کسی مسلمان کے خون سے آلودہ نہیں ہو گی۔ میں نے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جس نے آپ کے فیصلہ سے انکار کرکے اپنا رشتہ اسلام سے توڑ لیا تھا یہ شخص منافق تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی صفائی پیش کرکے بیٹھے ہی تھے کہ جبرائیل امین علیہ السلام نے حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مقدمے کا فیصلہ سُنایا وہی جواب جو فاروق اعظم نے دیا تھا۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (پ ۵ رکوع ۶) "تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک آپس کے جھگڑے میں

تھیں حاکم نہ بنائیں۔ پھر جو کچھ تم حکم فرمادو وہ اپنے دلوں میں
اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔" اس طرح
اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کی تصدیق کردی۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ (پ ۳۰ ع ۱۸)

اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تھیں اتنا دے گا کہ تم راضی
ہو جاؤ گے" اس آیتِ مبارکہ کے تحت امام فخر الدین رازی علیہ
الرحمہ فرماتے ہیں "گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے حبیب
نے میرے ساتھ اچھا معاملہ کیا ہے کہ جب لوگوں نے ان کے
چہرہ انور کو زخمی کر دیا اس وقت بھی ان کے لئے یہ دُعا کی اَللّٰھُمَّ
اھد قومی فانھم لا یعلمون۔" اے اللہ میری قوم کو
ہدایت فرما یہ جانتے نہیں ہیں۔ لیکن جنگِ خندق کے روز جب
انہیں نماز سے روک دیا گیا تو یوں دُعا کی۔ اے اللہ ان کے پیٹ
آگ سے بھر دے" یعنی اپنے جسم پر زخم آیا تو اسے برداشت کیا
لیکن جب دین کے چہرہ پر زخم آیا تو اسے برداشت نہ کیا کیونکہ
نماز دین کا چہرہ ہے۔ یعنی میرے حبیب نے اپنے حق سے
چہرۂ حق کو مقدم رکھا۔ اسی لئے میں نے ان کو فضیلت دی اور

فقلت من ترك السنين او حبس غيرة من الصلوٰة
سنين لا الكفرة ومن اذى شعرة من شعرتك اَوْجُزْءً

من نعلك اکفرہ " پس میں نے کہہ دیا کہ جو سالہا سال تک نماز نہ پڑھے یا دوسرے کو سالہا سال تک نماز پڑھنے سے رد کے رکھے تب بھی میں اس کو کافر شمار نہیں کروں گا لیکن اے میرے حبیب جو کوئی آپ کے بالوں میں سے ایک بال یا آپ کے نعلین (جوتے مبارک) کے کسی حصہ کو بھی ایذا دے گا تنقیص و توہین کرے گا) میں اسے کافر شمار کروں گا"۔ (تفسیر کبیر)

واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے اپنی عبادت سے زیادہ اپنے محبوب مکرم کا اکرام و اعزاز اور تعظیم کرانا زیادہ محبوب ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے توہینِ رسالت کرنے والے کو قتل کر دیا گیا

کعب بن اشرف یہودی شاعر تھا۔ وہ اپنے اشعار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی ہجو بیان کرتا تھا۔ صحیح بخاری میں روایت ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کعب بن اشرف کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کون ہے جو کعب بن اشرف کے قتل کے لئے

آمادہ ہو۔ کیونکہ اس نے خدا اور رسول خدا کو ایذا پہنچائی ہے
پس محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کی یارسول اللہ
کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ میں اس کو قتل کر دوں ؟ آپ نے
فرمایا ہاں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کون ابن اشرف کی شر کا قلع قمع
کرے گا کیونکہ وہ برملا طور پر ہمارے ساتھ عداوت رکھتا
ہے اور ہماری اور مسلمانوں کی ہجو بیان کرتا ہے اور مشرکوں کو
ترغیب دیتا ہے اور ہمارے خلاف لڑائی کے لئے اُن کو جمع
کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں مجھے اطلاع دی ہے
اور حکم دیا ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے۔ پس حضرت
محمد بن مسلمہ کے ساتھ چار اور صحابی ۱۔ ابو نائیلہ سلکان بن سلامہ
۲۔ عباد بن بشر ۳۔ حارث بن اوس بن معاذ اور ۴۔ ابو عبس
بن جبر رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی
تعمیل کے لئے روانہ ہو گئے۔ انہوں نے شاتم رسول کعب بن
اشرف کے مکان پر پہنچ کر اس کو قتل کر دیا اور اس کا سر کاٹ
کر لے آئے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں کے پاس
زمین پر رکھ دیا۔ (یہ قصہ تفصیل کے ساتھ صحیح بخاری، مواہب
الدنیہ، روضۃ الاحباب، مدارج النبوۃ حصہ دوم ۱۵۵ اور دیگر
کتب میں مذکور ہے)

بحکم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام غلافِ کعبہ میں لپٹے ہوئے گستاخِ رسول کا قتل

ابن خطل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہہ کر حضور کی شان میں توہین و تنقیص کیا کرتا تھا۔ اس نے دو گانے والی لونڈیاں اس لئے رکھی ہوئی تھیں کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہجو میں اشعار گایا کریں۔ اور ان سے کہتا محمد کی مذمت کے اشعار سناؤ اور وہ لونڈیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین و مذمت کے اشعار گا کر سناتیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا یہ شخص اپنی جان بچانے کی خاطر کعبۃ اللہ کے غلاف کے ساتھ لپٹ گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جس وقت طوافِ کعبہ میں مشغول تھے ایک صحابی نے اسے دیکھ لیا اور عرض کی یا رسول اللہ (آپ کی شان میں توہین کرنے والا) یہ ابن خطل ہے اور غلاف کعبہ سے لپٹا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا اُقْتُلُوْہُ اُسے قتل کر دو تو ابنِ خطل کو غلاف کعبہ سے نکال کر باندھا گیا اور مسجد حرام میں مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور زمزم کے درمیان اس کی

گردن کاٹ دی گئی۔ یہ قصہ صحیح بخاری، فتح الباری، عمدۃ القاری و ارشاد الساری میں بھی مذکور ہے۔ مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۰۵

واضح رہے کہ حرم کعبہ میں خون بہانا حرام ہے تاہم اس دن ایک ساعت کے لئے حرم مکہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال قرار دے دیا گیا تھا لیکن بالخصوص مسجد حرام میں مقام ابراہیم اور زم زم کے درمیان اس کا قتل کیا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ گستاخ رسول باقی مرتدین سے بدرجہا بدتر و بدحال ہے۔

توہین رسالت میں اشعار گانے والی عورت کا قتل

ابن خطل کی دو لونڈیاں جو اس کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کے اشعار گا کر سنایا کرتی تھیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو قتل کر دینے کا حکم صادر فرما دیا تھا اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے قریبہ کو قتل کر دیا گیا۔ اور قرتنا فرار ہو گئی تھی۔ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے لئے امان طلب کی جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے امان عطا فرما دی اور وہ قتل ہونے سے بچ گئی۔ ابن خطل کی ایک اور لونڈی ارنب کو بھی توہین رسالت کے جرم میں قتل کر دیا گیا تھا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۱۵)

توہینِ رسالت کے مرتکب شاعر کو بحکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم قتل کر دیا گیا۔

حویرث بن نقید شاعر تھا اپنے اشعار میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو بیان کیا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا خون مباح کر دیا تھا۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ فتح کیا یہ بدبخت اپنے گھر کے دروازے بند کر کے اندر بیٹھ گیا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس کی تلاش میں اس کے گھر پہنچے۔ اس کے ہمسایوں نے اس کو بچانے کی خاطر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہہ دیا کہ وہ تو صحرا میں چلا گیا ہے۔ حویرث بن نقید، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آمد کی خبر سُن کر اپنے گھر میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس کے گھر سے دُور چلے گئے۔ پھر حویرث نے گھر سے نکل کر کسی دوسرے گھر میں روپوش ہو جانا چاہا۔ ایک گلی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھ لیا اور اس بدبخت کو قتل کر ڈالا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۰۹)

توہینِ رسالت کے مجرم کو قتل کر دینے پر اجماعِ اُمت ہے

امام قاضی عیاض محدث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

حرم اللہ تعالیٰ اذاہ فی کتابہ وَاَجمَعَت الامّۃ علی قتل متنقصہ من المسلمین وسابّہ (اشفاء ص ۱۸۶ جلد ۲ مطبوعہ مصر)

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قران) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو ایذا پہنچانا حرام فرمایا ہے۔ اور تمام اُمت اس پر مجتمع (متفق) ہے کہ مسلمانوں میں سے جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی شان میں تنقیص کرے اور جو کوئی حضور کو گالی دے اس کو قتل کر دیا جائے۔ نیز فرمایا قال محمّد بن سحنون اجمع العلماء انّ شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المتنقص لہ کافِرٌ والوعید جار علیہ بعذاب اللہ لہ وحکمہ عند الامّۃ القتل ومن شکّ فی کفرہ وعذابہ کفر (الشفاء ص ۱۹۰ جلد دوم)

حضرت محمد بن سُحنون رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ علماء کا اس پر اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کو گالی دینے والا، ان کی شان میں تنقیص کرنے والا کافر ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید اس پر جاری ہے اور اُمّت کے نزدیک حکم یہ ہے کہ اُس کو قتل کیا جائے اور جو شخص اس کے کافر ہونے اور اس کے

معذّب ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا من سبّ رسُول اللّٰہ صلیّ اللّٰہ علیہ وسلّم اوشتمہٗ اوعابہٗ اوتنقّصہٗ قُتل مُسلمًا کان اوکافراً ولا یستتاب ونیز فرمایا۔ من سبّ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم اوغیرہٗ من النبیّین من مسلم اوکافر قتل ولم یُستَتَب (الشفاء صہ ۱۹۰ جلد ۲) جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی شان میں بدگوئی کرے یا اُن کو گالی دے یا اُن پر عیب لگائے یا اُن کی تنقیص کرے اس کو قتل کیا جائے گا وہ مسلمان ہو یا کافر اور اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ نیز فرمایا جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کو یا انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کو گالی دے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر اس کو قتل کیا جائے اور اس کو توبہ کے لئے نہیں کہا جائے گا۔ یعنی اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی کہ وہ توبہ کرے تو اس کو چھوڑ دیا جائے۔ نیز الشفاء کے صہ ۲۰۲ پر امام قاضی عیاض محدث رحمۃ اللہ علیہ مزید وضاحت فرماتے ہیں کہ :-

ترجمہ : اس کا حال تو اوپر معلوم ہو چکا جو بالقصد تنقیص شان کرے۔ دوسری صورت اسی طرح روشن وظاہر یہ ہے کہ قائل نہ تنقیص وتحقیر کا قصد کرے نہ اس کا معتقد ہو۔ مگر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں کلمۂ کفر بول اُٹھے جو حضور کے حق میں تنقیصِ شان ہو۔ مثلاً کوئی بے ادبی کا لفظ یا بُری بات اور ایک طرح تنقیص بولے اگرچہ اس کے حال سے ظاہر ہو کہ اس نے مذمت و توہین کا ارادہ نہ کیا۔ بلکہ جہالت یا جھنجھلاہٹ یا نشے میں بک دیا۔ یہ بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی یا بے باکی سے صادر ہوا۔ اس صورت کا حکم بعینہٖ وہی پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف۔"

دُرِ مختار میں ہے۔ جو شخص کسی نبی کی گستاخی کرتا ہے کافر اور مرتد ہو جاتا ہے چنانچہ وہ قتل کیا جائے گا اس کی توبہ مطلقاً قبول نہ کی جائے گی کہ یہ "حق عبد" ہے جو توبہ سے زائل نہ ہو گا جب کہ اللہ کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ قبول کی جائے گی۔ کہ یہ "حق اللہ" ہے اور جو گستاخِ خدا اور رسول کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔" حضرت امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کتاب "الخراج" میں فرماتے ہیں "جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر ہے۔ اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ یعنی اس کی بیوی

نہ رہی وہ جس سے چاہے نکاح کرسکتی ہے"۔ فتاویٰ خیریہ اور بزازیہ وغیرہ میں ہے "تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی شان اقدس میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذّب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے"۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا "جو کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو گالی دیتا ہے یا کسی صورت میں آپ کی تنقیص کرتا ہے خواہ وہ واضح طور پر ہو یا اشارۃً کی گئی ہو وہ شخص واجب القتل ہے اس پر سب ہی متفق ہیں"۔ (مدارج النبوۃ ترجمہ اردو صہ ۲۱۴ جلد ۲) فتاویٰ شامی صہ ۳۲۱ میں ہے۔ ترجمہ: "خلاصہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کو گالی دینے والے کے کفر اور اس کے مستحق قتل ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ چاروں آئمہ (ابوحنیفہ، مالک، شافعی احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہم) سے یہی منقول ہے"۔ الشفاء صہ ۲۱۴ جلد ۲، نیز الصارم المسلول صہ ۵۲۵ طبع بیروت میں ہے۔

ترجمہ: "بے شک ہر وہ شخص جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کو گالی دی یا حضور کی طرف کسی عیب کو منسوب کیا یا حضور کی ذاتِ مقدسہ، آپ کے نسب، دین یا آپ کی کسی خصلت سے کسی نقص کی نسبت کی یا آپ پر طعنہ زنی کی یا جس نے

بطریق سب اہانت یا تحقیر شانِ مبارک یا ذاتِ مقدسہ کی طرف کسی عیب کو منسوب کرنے کے لئے حضور کو کسی چیز سے تشبیہ دی، وہ حضور کو صراحتاً گالی دینے والا ہے اُسے قتل کر دیا جائے۔ ہم اس حکم میں قطعاً کوئی استثنا نہیں کرتے نہ ہم اس میں کوئی شک کرتے ہیں خواہ صراحتہً توہین ہو یا اشارۃً کنایۃً اور یہ سب علماء اُمت اور اہلِ فتویٰ کا اجماع ہے۔ عہد صحابہ سے لے کر آج تک رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔"

توہین رسالت کرنے والے کی نہ نماز جنازہ پڑھی جائے گی نہ تجہیز و تکفین کی جائے گی۔

الاشباہ والنظائر قلمی باب الردۃ میں ہے ترجمہ: یعنی نشہ کی بے ہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات نکل جائے اسے بوجہ بے ہوشی کافر نہ کہیں گے نہ سزائے کفر دیں گے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بے ہوشی سے بھی صادر ہو تو اسے معافی نہ دیں گے اور معاذاللہ ارتداد کا حکم یہ ہے کہ اس کی عورت فوراً اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے اگر یہ بعد کو پھر اسلام لائے جب بھی عورت

نکاح میں واپس نہ جائے گی۔ اور جب وہ اسی ارتداد پر مر جائے والعیاذ باللہ تعالیٰ تو اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنے کی اجازت نہیں نہ کسی ملت والے مثلاً یہودی یا نصرانی کے گورستان میں دفن کیا جائے، وہ تو کُتے کی طرح کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے۔ مرتد کا کفر اصلی کافر کے کفر سے بدتر ہے اور اگر کسی مسلمان پر گواہان عادل شہادت دیں کہ یہ فلاں قول یا فعل کے سبب مرتد ہو گیا اور وہ اس سے انکار کرتا ہو تو اس سے تعرض نہ کریں گے، نہ اس لئے کہ گواہان عادل کو جھوٹا ٹھہرایا بلکہ اس لئے کہ اس کا مکرنا اس کفر سے توبہ و رجوع سمجھیں گے۔ لہٰذا گواہانِ عادل کی گواہی اور اس کے انکار سے یہ نتیجہ پیدا ہو گا کہ وہ شخص مرتد ہو گیا تھا اور اب توبہ کی تو مرتد تائب کے احکام اس پر جاری کریں گے کہ اس کے تمام اعمال حبط ہو گئے۔ اور بیوی نکاح سے باہر، باقی سزا نہ دی جائے گی۔ مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی یہ وہ کفر ہے جس کی سزا سے دُنیا میں بعد توبہ بھی معافی نہیں اور نہ کسی نبی کی شان میں گستاخی "علیہم الصلوٰۃ والسلام"۔

(منقول از گستاخ رسول کی سزا امام احمد رضا خان)

فتاویٰ خیریہ، علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب درمختار جلد اوّل صد ۹۵ پر فرماتے ہیں۔ ترجمہ: جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی شانِ کریم میں گستاخی کرے وہ مرتد ہے اس کا حکم وہی ہے جو مرتدوں کا ہے، اس سے وہی برتاؤ کیا جائے گا جو مرتدوں سے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسے دنیا میں معافی نہ دیں گے اور باجماع تمام علمائے اُمت وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے" ایضاً مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر صہ ۶۱۸ جلد اول پر ہے۔ ترجمہ: یعنی مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اگرچہ نشہ کی حالت میں تو اس کی توبہ پر بھی دنیا میں اسے معافی نہ دیں گے، جیسے دہریئے، بے دین کی توبہ نہ سُنی جائے گی اور جو شخص اس گستاخی کرنے والے کے کفر میں شک لائے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا" ایضاً

بحر الرائق جلد پنجم صہ ۱۳۶ پر فرمایا۔ ترجمہ: یعنی کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے یہی حکم ہے کہ اسے معافی نہ دیں گے اور بعد ثبوت اس کا انکار فائدہ نہ دے گا کہ مرتد کا ارتداد سے مکرنا تو دفع سزا کے لئے ہے۔ توبہ تو وہاں قرار پاتا ہے جہاں توبہ سُنی جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں، اس سے یہاں اصلاً معافی نہ دیں گے" ایضاً

قانونِ توہینِ رسالت ۲۹۵ سی سب کیلئے باعثِ رحمت ہے

مملکت اسلامیہ پاکستان کے آئین کی دفعہ ۲۹۵۔ سی کے تحت سیّد الانبیاء والمرسلین حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی بھی نبی کی توہین و تنقیص کی ممانعت کی گئی ہے۔ اور کسی بھی توہینِ رسالت کے مرتکب مجرم کے بذریعہ عدالت جرم ثابت ہو جانے پر سزائے موت مقرر کی گئی ہے جو یقیناً صحیح اور برحق ہے۔ یہ قانون کسی بھی مذہب کے خلاف نہیں۔ اس کی زد میں وہی آتا ہے، جو انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی نبی و رسول کی توہین و تنقیص کا ارتکاب کرے، خواہ وہ مسلمان ہو، ہندو ہو، پارسی ہو، یہودی ہو یا عیسائی ہو، کوئی بھی ہو۔ ہر باشعور، منصف مزاج آدمی اس قانون کی اہمیت، ضرورت اور افادیت کو سمجھ سکتا ہے۔ اس قانون کی موجودگی میں کسی بھی فرد کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی کو توہین رسالت کے الزام میں از خود قتل کر دے۔ بلکہ یہ لازم ہے کہ اس جُرم کے ملزم یا مرتکب کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کیا جائے اور عدالت فیصلہ کرے کہ ملزم

واقعی مجرم ہے یا نہیں۔ اگر جرم ثابت ہو جائے تو عدالت سزائے موت کا حکم صادر کرے گی۔ اور اگر جرم ثابت نہ ہو تو اُسے بری کر دے گی۔ پھر جس کو عدالت نے سزائے موت سُنائی ہے، اُس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر کے فیصلہ کرائے۔ اگر ہائی کورٹ بھی ماتحت عدالت کا فیصلہ برقرار رکھتی ہے تو وہ سپریم کورٹ سے اپیل کر کے آخری فیصلہ کرالے۔ اگر سپریم کورٹ اس کو بری کر دے تو اسے رہا کر دیا جائے گا اور اگر سپریم کورٹ یہ فیصلہ صادر کرے کہ یہ شخص توہین رسالت کا مجرم ہے اسے سزائے موت دی جائے تو حکومت اس فیصلہ پر عملدرآمد کرے گی۔ ثابت ہوا کہ آئین کی دفعہ ۲۹۵ سی بالکل صحیح اور درست ہے کہ اس کی موجودگی میں نہ عوام میں اشتعال پیدا ہو سکتا ہے اور نہ ہی ملک میں بدامنی برپا ہو سکتی ہے۔ اگر بہ نظرِ انصاف دیکھا جائے تو قانون توہینِ رسالت سب کے لئے باعثِ رحمت ہے۔

متحدہ ہندوستان پر برطانیہ کی حکمرانی کے دور میں چونکہ یہ قانون موجود نہیں تھا اس لئے اگر کوئی توہین رسالت کرتا یا کسی کے خلاف توہین رسالت کا الزام لگتا تو مسلمانوں میں بجا طور پر اشتعال پیدا ہو جاتا تھا اور کوئی غیور مسلمان مشتعل ہو کر از خود

اس کو قتل کر ڈالنا تھا اور ملک میں بدامنی پھیل جاتی تھی۔ فساد کی آگ بھڑک اُٹھتی تھی۔ چنانچہ غازی علم الدین شہید، غازی عبدالقیوم شہید، غازی عبدالرشید شہید رحمتہ اللہ علیھم وغیرھم نے از خود توہین رسالت کرنے والوں کو قتل کیا۔ پاک و ہند کی آزادی کے بعد بھی ایسے متعدد واقعات ہو چکے ہیں کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین و تنقیص کی یا کسی پر اس طرح کا الزام لگا تو کسی مسلمان نے غیرت ایمانی سے جوش میں آکر اُسے قتل کر دیا اور اس ملزم یا مجرم کو عدالت میں صفائی کا موقع بھی نہ مل سکا اور موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ قانون توہینِ رسالت کا فائدہ یہ ہے کہ ملزم یا مجرم کو عدالت میں پورا موقع ملتا ہے اور کسی کے لئے احتجاج یا اعتراض کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اس صورت میں کوئی شخص قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا اور نہ ہی اشتعال و فساد برپا ہو سکتا ہے۔ اس لئے قانون توہین رسالت کا نفاذ بے حد ضروری ہے۔ اس لئے کہ مذہب اسلام کی بنیاد ہی تعظیم و احترامِ انبیاء ہے۔ سچا مسلمان کسی نبی و رسول کی توہین و گستاخی کسی صورت برداشت نہیں کر سکتا۔ مسلمان اپنی جانیں قربان کر سکتے ہیں۔ اپنی عزت و آبرو، اہل و عیال، گھر بار، سارا مال و متاع مٹا سکتے ہیں، ہر قسم کے مصائب برداشت

کر سکتے ہیں مگر توہینِ رسالت کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ یہ مسلمانوں کا خالص مذہبی ایمانی معاملہ ہے مسلمانوں کے عقیدہ وایمان کا بنیادی مسئلہ ہے۔ توہین رسالت کو برداشت کر لینا مسلمانوں کے اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سب کچھ کر گزرتے ہیں۔ سرکار دو عالم محمدّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ لا یؤمن احد کم حتّٰی اکون احبّ الیہ من والدہٖ وولدہٖ والنّاس اجمعین (بخاری ومسلم) "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اپنے باپ سے اور اولاد سے اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں"۔ جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام جہان سے زیادہ محبوب رکھنا مدار ایمان ونجات ہے۔ بلکہ ایمان اسی محبت رسُول ہی کا نام ہے۔ حضور کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزوِ ایمان ورکن اسلام ہے اور فعل تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدم ہے۔
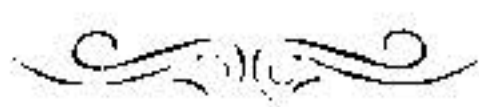
قانون توہین رسالت کے خلاف احتجاج عیسائی ممالک کی سازشوں کا ایک حصہ ہے

تھوڑے ہی عرصہ میں عیسائیوں کی طرف سے توہین رسالت کے یکے بعد دیگرے متعدد واقعات ہوئے ہیں ان میں سے ایک کیس گوجرانوالہ میں ہوا لیکن عدالت سے ضمانت ہونے کے بعد دونوں مجرموں کو فرار کرا کے جرمنی بھجوا دیا گیا۔ ایک اور کیس ایوب مسیح کا ہوا جسے سیشن عدالت نے موت کی سزا سنائی اور اس کے بعد امریکا اور دیگر عیسائی طاقتوں کی منظم سازش کے تحت ایک عیسائی بشپ ڈاکٹر جان جوزف کی خودکشی کا ڈرامہ رچایا گیا تاکہ پاکستان کو دنیا بھر میں بدنام کر کے پاکستان کے خلاف پابندیاں لگا دینے کا جواز مہیا کیا جائے۔ پاکستان کو اس قدر مجبور کر دیا جائے کہ وہ قانون توہین رسالت کو منسوخ کر دے۔

دوسری طرف امریکا و دیگر عیسائی ممالک نے پاکستان کی چھوٹی سی عیسائی اقلیت برادری کو اپنی مکمل پشت پناہی کا یقین دلا کر اور ان میں بڑی بڑی رقوم تقسیم کر کے ان سے احتجاجی جلوس نکلوانے شروع کئے۔ اور ان کو ہدایت کی گئی وہ اسلام اور مسلمانوں

کے خلاف اشتعال انگیز نعرے لگائیں۔ دل کھول کر مسلمانوں
کی دل آزاری کریں۔ اور بدامنی برپا کرنے کے لئے غنڈہ گردی
اور توڑ پھوڑ کریں۔ چنانچہ عیسائیوں کی چھوٹی سی اقلیت نے (جن
کی تعداد ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں ساڑھے
گیارہ لاکھ تھی اور اب ۱۹۹۸ء میں صرف بیس لاکھ ہے) چودہ
کروڑ سے زائد مسلمانوں کے خلاف کھلم کھلا اشتعال انگیز کاروائیاں
شروع کردیں۔ انھوں نے مسجدوں پر حملے کئے نمازیوں پر تشدد کیا
اور بازاروں میں توڑ پھوڑ کی کاروانیاں کرنے لگے۔ فیصل آباد، لاہور
راولپنڈی، کراچی اور دوسرے شہروں، قصبوں میں انھوں نے جلوس
نکالے اور اشتعال انگیز نعرے لگائے اور توڑ پھوڑ کی۔ انھوں
نے یہاں تک اعلان کیا کہ توہین رسالت کا قانون مسیحیوں کے
قتل کے مترادف ہے اس قانون کو یکلخت منسوخ کیا جائے۔
المختصر عیسائی حکومتوں کی شہ پر عیسائی برادری پوری طرح اس
کوشش میں ہے کہ مسلمان اکثریت اشتعال میں آکر ان کے
خلاف اپنے دفاع میں کوئی اقدام کرے۔ ملک میں بدامنی برپا ہو۔
فساد پھیلے اور حکومت پاکستان امن وامان قائم کرنے کی خاطر
قانونی کارروائی کرنے پر مجبور ہوجائے تو ان کے سرپرست عیسائی
ممالک کو پاکستان پر پابندیاں لگانے کا بہانہ ہاتھ آجائے۔ ورنہ سوال

پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسیحی اقلیت مسلمانوں کی دلآزاری کرنا، توہین رسالت کرنا، اپنے مذہبی فرائض میں شمار کرتی ہے؟ نیز یہ کہ قانون توہین رسالت سے صرف عیسائیوں ہی کو کیوں تکلیف ہو رہی ہے۔ جب کہ ملک میں ہندو، سکھ، پارسی وغیرہ غیر مسلم اقلیتیں بھی رہتی ہیں وہ اس معاملہ میں یکسر خاموش ہیں۔ انھوں نے قانون توہین رسالت منسوخ کرنے کا مطالبہ کیوں نہیں کیا۔ کیا عیسائی یہ چاہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے محبوب ترین، عزیز از جان، جانِ ایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دل کھول کر علی الاعلان برملا توہین کرتے رہیں اور مسلمان ان کی اس غیر اخلاقی، شیطانی حرکتوں اور غیر قانونی خرمستیوں کو بے غیرت بن کر برداشت کرتے رہیں؟ نیز یہ کہ کیا کوئی آدمی اپنے باپ یا اپنی ماں کی توہین برداشت کرسکتا ہے؟ یا اپنی بیوی، بہن، بیٹی کی بے عزتی پر خاموش رہ سکتا ہے؟ کسی بھی مذہب کا غریب سے غریب تر اور کمزور سے کمزور تر آدمی۔ باپ، ماں، بہن، بہو یا بیٹی کی توہین و بے عزتی کرنے والے کو معاف کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر مسلمانوں سے یہ شر انگیز مطالبہ کیوں کیا جا رہا ہے؟ کہ وہ توہینِ رسول پر خاموش رہیں۔ قانون توہین رسالت کو منسوخ کر دیں؟

اس سے صاف ظاہر ہے اور معمولی سمجھ بوجھ کا آدمی بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ پاکستان میں رہنے والے عیسائی یہ شر انگیز مطالبہ اور اس طرح کی شر انگیز حرکتیں از خود نہیں کر رہے۔ بلکہ یورپ کے عیسائی حکمرانوں اور یہود و ہنود کی اسلام دشمن عالمگیر سازش کے تحت ان کی انگیخت اور شہ پر اُن کی پشت پناہی میں ان کی امداد و اعانت سے یہ سب کچھ کر رہے ہیں ورنہ اس چھوٹی سی کمزور اقلیت کا یہ دم خم ہرگز نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ پاکستان میں رہتے ہوئے چودہ کروڑ مسلمانوں کی غیرت کو للکارنے اور ان سے ٹکرانے کی جرأت کر سکیں۔ واضح رہے کہ ایوب مسیح کو ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ساہیوال کی عدالت سے توہینِ رسالت کا مرتکب پائے جانے کے بعد ۲۷ اپریل کو سزائے موت کا حکم سُنایا تھا۔ بعد ازاں ایوب مسیح نے لاہور ہائی کورٹ ملتان کی بینچ میں اپیل دائر کی۔ ہائی کورٹ ملتان بینچ نے اپیل کو باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے سزائے موت کے فیصلے پر فی الحال عملدرآمد روک دیا ہے۔ مزید سماعت آیندہ ۵ ماہ ہو گی (نوائے وقت ۱۳ مئی ۹۸ء) ایوب مسیح کو عدالت سے سزائے موت سُنائے جانے کے دس روز بعد بشپ جوزف کی موت واقع ہوئی۔ اس کی موت کی خبر خودکشی کے عنوان سے ۷ مئی کو صرف اخبار ڈان میں شائع ہوئی

لیکن عیسائیوں کے رہنما چیف بشپ کیتھ لیری نے ایک اجلاس میں اس یقین کا اظہار کیا کہ ڈاکٹر جان جوزف کو باقاعدہ سازش کے تحت قتل کیا گیا ہے۔ جس کے پس پردہ امریکی ڈالر اور عاصمہ جہانگیر کا مہرے کے طور پر کردار کارفرما ہے۔" الخ (اس سلسلہ میں مزید تفصیل آگے درج کی جائے گی) اس کے باوجود کہ ایوب مسیح کی اپیل عدالت عالیہ میں زیر سماعت تھی اور بشپ جوزف کی موت متنازع تھی کہ خودکشی سے واقع ہوئی یا اس کو قتل کیا گیا ہے، اس کی آڑ میں عیسائیوں نے پُرتشدد اشتعال انگیز کاروائیاں شروع کر دیں۔ اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے مطابق اقلیتی عیسائیوں کی بلاجواز پُرتشدد اشتعال انگیزیاں درج ذیل ہیں۔

راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) (اے۔ این۔ این) عیسائی فرقہ سے تعلق رکھنے والے چالیس سے زائد مشتعل افراد نے جمعہ کو مری روڈ پر ٹریفک بلاک کر کے گاڑیوں اور دکانوں پر پتھراؤ شروع کر دیا اور سینکڑوں گاڑیوں پر پتھراؤ اور لاٹھیوں سے حملہ کر کے توڑ دیا۔ جس سے متعدد مسافر زخمی ہو گئے۔ پولیس تماشائی بنی رہی۔ جس کے بعد عوام اپنی دکانوں اور گاڑیوں کی حفاظت کے لئے خود میدان میں آگئے اور مشتعل ہجوم کے ساتھ دست بدست لڑائی

شروع ہوگئی۔ ہنگامہ آرائی میں سات آٹھ مظاہرین لہولہان ہوگئے۔ نماز جمعہ کے فوراً بعد لیاقت باغ کے سامنے چالیس سے زائد کا ہجوم برآمد ہوا جلوس، کمیٹی چوک تک گیا۔ اس دوران مشتعل نوجوانوں نے مری روڈ پر ٹریفک بلاک کر دیا اور گاڑیوں کی توڑ پھوڑ شروع کر دی۔ لاٹھیوں، ڈنڈوں اور پتھروں سے گاڑیوں کے شیشے توڑ ڈالے مشتعل ہجوم نے دکانوں پر بھی پتھراؤ کیا اور شوکیسوں کے شیشے توڑ ڈالے۔ پولیس اس موقع پر جلوس کے پیچھے رہی اور کوئی کارروائی نہ کی۔ پتھراؤ سے گاڑیوں میں بیٹھے مسافر شدید زخمی ہو گئے اور مری روڈ پر ٹریفک بلاک ہوگئی۔ اس دوران دکانوں کے مالکان اور دوسرے مقامی افراد اپنی گاڑیوں اور دکانوں کی حفاظت کے لئے خود میدان میں آگئے اور مشتعل عیسائی نوجوانوں کو مارنا شروع کر دیا۔ اس دوران مری روڈ میدان جنگ بن گیا۔ مقامی افراد کی مزاحمت کے بعد عیسائی جوان بھاگنا شروع ہوگئے۔ عیسائی نوجوانوں کے پتھراؤ سے پجارو، سوک کاروں کے علاوہ بھی سینکڑوں پرائیویٹ ویگنوں کو بھاری نقصان پہنچا۔ عوام میں اس واقعہ پر شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے جب کہ انتظامیہ نے حالات کو کنٹرول کے لئے کارروائی شروع کر دی ہے۔ چالیس پچاس مسیحی نوجوانوں اور بچوں نے جمعہ کو بعد دوپہر ساڑھے بارہ بجے

صدر میں بینک روڈ سے جلوس نکالا۔ مظاہرین توہین رسالت کے قانون دفعہ ۲۹۵ سی کو ختم کرنے کا مطالبہ کرنے کے ساتھ "بشپ تیرے خون سے انقلاب آئے گا" کے نعرے کے علاوہ وزیر اعظم نواز شریف کے خلاف بھی نعرے بازی کر رہے تھے۔ مظاہرین نے چند پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔ اس واقعہ کے رد عمل میں ڈھوک الٰہی بخش کے عیسائی بلدیاتی امیدوار کے دفتر کو آگ لگا دی گئی۔ جب کہ آریہ محلہ میں بھی جھڑپیں ہوئیں۔ مری روڈ پر جلوس کے باعث ٹریفک میں خلل پڑا۔ راولپنڈی پولیس نے بھاری نفری طلب کر لی ہے۔ جب کہ عیسائی آبادیوں کے ارد گرد حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ جب کہ پندرہ سے زائد عیسائیوں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

(نوائے وقت کراچی ۱۶ مئی ۹۸ء)

لاہور:۔ (نیوز رپورٹر/ نمائندہ نوائے وقت)

ملک بھر سے آئے ہوئے مسیحیوں نے بشپ جان جوزف کی موت پر احتجاج کرتے ہوئے شاہراہِ قائداعظم پر دو مختلف مقامات پر ہونے والے نماز جمعہ کے اجتماعات پر دھاوا بول دیا۔ دوسری جانب شاہراہِ فاطمہ جناح سے لے کر قرطبہ چوک تک تباہی مچا دی۔ جس پر پولیس نے مظاہرین پر لاٹھی چارج کرتے ہوئے

آنسو گیس کی شیلنگ شروع کردی اس پر مظاہرین مال روڈ کے
قرب وجوار کی مارکیٹوں اور دفاتر میں جا گھسے ۔ اس سے قبل
پنجاب اسمبلی پر حملے کی کوشش کو بھی ناکام بناتے ہوئے پولیس نے
بڑا آپریشن کر کے مارکیٹوں اور دفاتر سے سینکڑوں حملہ آوروں کو گرفتار
کرلیا مگر اس سے قبل مظاہرین درجنوں گاڑیاں اور دفاتر کے علاوہ
مارکیٹوں میں تباہی مچا چکے تھے۔ جبکہ اس کے علاوہ مسیحیوں کی
بڑی تعداد شاہراہ قائداعظم پر واقع اپنی عبادت گاہوں میں جا
گھسے اور پولیس باہر کھڑی رہی۔ تفصیلات کے مطابق تمام مسیحی
تنظیموں کی جانب سے گزشتہ روز بشپ جان جوزف کی خودکشی
پر احتجاج کی کال دی اور اس پروگرام کے تحت مسیحیوں نے شام
چار بجے ناصر باغ سے اسمبلی ہال تک احتجاجی مارچ کرنا تھا جس
کے بعد اسمبلی ہال کے سامنے مسیحی مذہبی رہنماؤں اور دوسرے
قائدین نے توہین رسالت کے قانون کے خاتمے کے لئے دعا
کرنی تھی مگر ملک بھر سے بڑے منظم طریقے سے مسیحیوں کو گزشتہ
رات سے ہی لاہور پہنچایا جا رہا تھا۔ مسیحیوں کو لانے والی یہ بسیں
مینار پاکستان اور اسٹیشن پر بوہڑ والا چوک پر آکر کھڑا ہونا شروع
ہوگئیں ۔ اس طرح بسوں میں آتے ہوئے یہ مسیحی صبح سویرے ہی
مال روڈ پر جمع ہونے شروع ہوگئے اور انہوں نے مال روڈ بلاک

کر دیا۔ نماز جمعہ کے وقت جب مساجد میں نمازی آنا شروع
ہوئے تو یک دم ان مسیحیوں نے نمازیوں پر پتھراؤ شروع کر دیا،
جس پر پولیس نے ایکشن لیتے ہوئے لاٹھی چارج شروع کر دیا۔
اسی دوران بھاگ دوڑ میں مسیحی نوجوانوں نے درجنوں گاڑیوں کے
شیشے توڑ دیئے اور کئی گاڑیاں جلا دیں۔ مسیحی نوجوانوں کے ہاتھوں
میں ڈنڈے اور صلیب کے نشان تھے اور وہ ان سے گاڑیوں
کے شیشے توڑ رہے تھے۔ مسیحی نوجوانوں نے کالی قمیضیں اور کالی
پٹیاں باندھ رکھی تھیں۔ اس موقع پر ان کے ہاتھ میں توہینِ رسالت
کی مخالفت میں بینر اور پلے کارڈ بھی تھے جبکہ انھوں نے
پلاسٹک کی بوتلیں بھی تھام رکھی تھیں جن میں پیٹرول بھرا ہوا
تھا۔ یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ نمازیوں پر دھاوے کے
نتیجے میں لاٹھی چارج کی صورت میں مسیحی نوجوانوں نے مال روڈ
پر واقع اپنی عبادت گاہوں میں پناہ لی۔ تاہم پولیس عبادت
گاہوں کے اندر داخل نہ ہوئی۔ اس دوران مساجد پر دھاوے
کے دوران مسیحی نوجوانوں نے پتھراؤ کے ساتھ ساتھ نمازیوں پر
جوتیاں پھینکیں اور پتھراؤ کیا۔ اس سے قبل صبح چیرنگ کراس
پر مسیحیوں کا ایک بھوک ہڑتالی کیمپ بھی لگا ہوا تھا جس میں
چند افراد بھوک ہڑتال کئے بیٹھے تھے۔ ملک بھر سے آئے ہوئے

مسیحی اس بھوک ہڑتالی کیمپ کے ارد گرد جمع ہوتے گئے اس دوران پولیس کے افسران بار بار مسیحی نوجوانوں کو کہتے رہے کہ آپ کی ریلی شام کو ہے۔ اس دوران اس بھوک ہڑتالی کیمپ پر مسیحیوں نے مذہبی سروس شروع کر دی اور مذہبی گیت گانے شروع کر دیئے۔ اس دوران چند شرپسند نوجوانوں نے پنجاب اسمبلی کی طرف دوڑ لگا دی جس پر پولیس نے ان پر لاٹھی چارج کیا اور انھیں پنجاب اسمبلی میں داخل ہونے سے روکا۔ مگر اس پر سارے مسیحی نوجوانوں نے مال روڈ سے دوڑیں لگائیں اور ہر طرف تباہی پھیلا دی۔ انھوں نے شارع فاطمہ جناح پر گاڑیوں کو نقصان پہنچایا۔ گاڑیوں کے شیشے توڑ دیئے اسی طرح یہ تباہی مال روڈ سے شروع ہو کر قرطبہ چوک تک پھیل گئی۔ اس دوران پولیس مظاہرین کا مسلسل تعاقب کرتی رہی اور سینکڑوں مظاہرین کو گرفتار کر لیا۔"

(نوائے وقت ۱۶ مئی ۱۹۹۸ء)

فیصل آباد میں کلمہ طیبہ کی توہین

(فیصل آباد / نمائندہ خصوصی) بشپ جان جوزف کی خودکشی کے بعد عیسائیوں کے جلوس میں کلمہ طیبہ کی بے حرمتی

کے خلاف جامع مسجد کچہری بازار فیصل آباد سے تمام مکاتب فکر کے علماء نے مشترکہ احتجاجی جلوس نکالا جب کہ مذہبی اور تاجر تنظیموں نے متفقہ طور پر آج (پیر) شہر میں مکمل ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔
تفصیلات کے مطابق مشترکہ احتجاجی جلوس چوک گھنٹہ گھر سے ریل بازار، گول کریانہ کچہری بازار سے ہوتا ہوا چوک گھنٹہ گھر پہنچا، جہاں جلوس احتجاجی جلسہ کی شکل اختیار کر گیا۔ جلسہ سے تمام مکاتب فکر کے علماء نے خطاب کیا۔ اور کہا کہ توہین رسالت کا قانون مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔ ڈاکٹر جان جوزف کو کسی مسلمان نے قتل نہیں کیا۔ انھوں نے خودکشی کی ہے۔ پھر ان کے احتجاج کا کیا مقصد ہے؟ اس موقع پر تاجران اور علماء کرام نے متفقہ طور پر اعلان کیا کہ سوموار گیارہ مئی کو شہر بھر میں کلمہ طیبہ کی بے حرمتی اور عیسائیوں کی جانب سے بلا اشتعال کاروائیوں کے خلاف مکمل ہڑتال کی جائے گی۔ (نوائے وقت ۱۱ مئی ۱۹۹۸ء)

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) ساہیوال میں مبینہ طور پر خودکشی کرنے والے آنجہانی بشپ ڈاکٹر جان جوزف کی میت کو کیتھولک چرچ کے احاطہ میں دفن کر دیا گیا۔ اس موقع پر ملکی و غیر ملکی پریس، حکومتی اور بعض غیر ممالک کے عیسائی نمائندے بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ قبل ازیں بشپ جوزف کو جمعہ کے

روز ان کے آبائی گاؤں خوش پور (سمندری) میں دفن کرنے
کا پروگرام تھا مگر مشتعل عیسائی نوجوانوں کی مداخلت کے بعد
ان کی میت ان کے گاؤں سے فیصل آباد لائی گئی جہاں تین دن
تک گرجا گھر میں عام دیدار کے لیئے رکھ دی گئی تھی۔ مختلف مسیحی
نوجوانوں نے شہر میں شدید احتجاج کیا۔ دکانوں اور مکانوں پر پتھراؤ
کیا۔ سڑکوں کو بلاک کر کے نعرہ بازی کی اور حکومت سے مطالبہ
کیا کہ توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کی جائے۔ ضلعی انتظامیہ
نے شہر میں سخت حفاظتی انتظامات کیئے۔ گرجا گھر کو جانے والے
راستے ہر قسم کی ٹریفک کے لیئے بند تھے۔ پولیس نے بے قابو
ہجوم کو منتشر کرنے کے لیئے آنسو گیس، لاٹھی چارج اور ہوائی فائرنگ
کی۔ تدفین کے موقع پر آرچ بشپ لاہور، آرمانڈو ٹرافیھڈارڈ اور
ڈاکٹر فادر پرویز عمانوئیل نے الوداعی دعائیہ کلمات ادا کیئے۔
مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسیحی قوم تشدد پر یقین نہیں
رکھتی۔ حکومت ان کے مطالبات پر سنجیدگی سے غور کرے۔
مقررین نے ۲۹۵ سی کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔ تقریب کی لمحہ بہ لمحہ
رپورٹ پنجاب حکومت کو دی جاتی رہی۔ اس تقریب میں بین الاقوامی
میڈیا سے متعلقہ افراد نے بھی بہت بڑی تعداد میں شرکت کی۔
دریں اثناء سابق وفاقی وزیر جے سالک کو جھنگ روڈ پر ایک

جلوس کی قیادت کرتے ہوئے حراست میں لے لیا گیا۔ یہ جلوس بشپ جوزف کی ہلاکت اور ۲۹۵ سی کے خلاف نکالا گیا تھا۔ تاہم انتظامیہ کے ذرائع کے مطابق ان کے خلاف کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا گیا۔ اس لیے انھیں جلد رہا کر دیا جائے گا۔ بتایا گیا ہے کہ بشپ جوزف کے آبائی گاؤں خوش پور میں (آج) پیر کو ایک تقریب ہوگی جس میں بشپ کے اس لباس کی زیارت کرائی جائے گی جو انھوں نے خودکشی کے موقع پر پہن رکھا تھا۔ مسیحی برادری نے بشپ کی ہلاکت کے خلاف پندرہ مئی کو احتجاجی ہڑتال کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس موقع پر تمام مسیحی ادارے کالج، اسکول اور ہسپتال وغیرہ بند رہیں گے۔ اور مسیحی برادری روزہ رکھے گی، اپنے گھروں پر سیاہ پرچم لہرائیں گے۔

گوجرہ سے نامہ نگار کے مطابق ایوب مسیح کو سزائے موت کے فیصلہ اور بشپ جوزف کی خودکشی کے واقعے پر بطور احتجاج مقامی مسیحیوں نے ریلوے ٹریک پر " دھرنا " مار کر ریلوے ٹریفک جام کردی۔ فیصل آباد جانے والی شوگر گڈز ایکسپریس کو اوپن ٹریک پر ایک گھنٹہ تک روکے رکھا تھا۔ مقامی پولیس کی بروقت مداخلت پر ریلوے ٹریک کو مشتعل افراد سے آزاد کرا لیا گیا۔ ادھر صبح سے

ہی فیصل آباد جانے والے تمام راستوں کی بھاری پولیس کے ذریعے ناکہ بندی کر دی گئی جس کی وجہ سے بہاول پور، ملتان، خانیوال، عبدالحکیم، شورکوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرہ کے ہزاروں عیسائی مرد و خواتین جان جوزف کی آخری رسومات کے لئے فیصل آباد نہ پہنچ سکے۔ جب کہ دیگر ہزاروں مسافر بھی گوجرہ و دیگر شہروں میں پھنس کر رہ گئے۔ اس دوران پینسرہ روڈ پر چوک کچا گوجرہ میں عیسائی مظاہرین نے ٹریفک کو بلاک کئے رکھا اور احتجاجی دھرنا مار کر سڑک پر بیٹھے رہے۔ اور مشتعل مظاہرین نے بسوں و دیگر گاڑیوں کو بھی شدید نقصان پہنچایا۔ (نوائے وقت ۱۱ مئی ۱۹۹۸ء)

اسلام آباد (نامہ نگار) بشپ جوزف کی مبینہ خودکشی کے واقعہ کے خلاف سینکڑوں مسیحی باشندوں نے "ایف سکس ون" سے آب پارہ تک احتجاجی مارچ کیا۔ مظاہرے میں شریک مسیحیوں نے بینرز کتبے، آنجہانی بشپ کی تصاویر اور سیاہ پرچم اُٹھا رکھے تھے۔ مظاہرین مسلسل نعرے بازی کرتے رہے کہ خودکشی نہیں قتل ہے۔ حکومت اس کی تحقیقات کرلے۔ آب پارہ چوک میں پولیس نے مظاہرین کو روک لیا۔ مظاہرین کا مطالبہ تھا کہ وہ ڈپلومیٹک انکلیو میں واقع ویٹیکن سفارت خانے ہولی سی

تک مارچ کریں گے لیکن پولیس نے انھیں آگے جانے سے
روک دیا۔ تاہم مسیحی مظاہرین مختلف راستوں سے نکلتے ہوئے
جب شاہراہ دستور کے قریب ڈوکری چوک پہنچ گئے تو پولیس
نے خاردار تار بچھا کر انھیں آگے جانے سے روک دیا۔ اس موقع پر
تھانہ سیکریٹریٹ کے ایس ایچ او جمیل ہاشمی نے مظاہرین سے
کہا کہ وہ دس افراد کا انتخاب کر لیں جنھیں ہولی سی تک پولیس
اپنی گاڑی میں لے جائے گی اور وہ اپنی احتجاجی یادداشت
ہولی سی میں پیش کر کے واپس آجائیں۔ بعد میں اسسٹنٹ کمشنر
افتخار شنوائی بھی وہاں پہنچ گئے اور انھوں نے مظاہرین سے مذاکرات
کر کے ان کا دس رکنی وفد بنوایا جسے بعد میں وہ اپنے ہمراہ ویٹیکن
کے سفارت خانے لے گئے۔ (نوائے وقت کراچی مورخہ ۱۴ مئی ۹۸ء)

جیسا کہ اس مضمون کے آغاز میں وضاحت کی جا چکی ہے
کہ عیسائی ممالک نے امریکا کی قیادت میں عالم اسلام نے عالمگیر
منصوبہ تیار کر لیا ہوا ہے۔ اسی منصوبے کے مطابق پاکستان کو غیر مستحکم
کر کے زیرِ دست رکھنے کی خاطر پاکستان میں بہت سی سازشوں
کے جال پھیلا رکھے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسانی حقوق
کے نام سے تنظیم قائم کر رکھی ہے اور اس کے تحت مختلف شہروں
میں انجمنیں بنائی ہوئی ہیں۔ انسانی حقوق کے نام پر کام کرنے

والے امریکی اور یورپی ایجنٹ جنھیں وہاں سے بے تحاشا روپیہ ملتا ہے ان کے ذریعے پاکستانی ملازمین کو بڑی بھاری تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ یہ ملازمین ان کے حسبِ منشا پاکستان کے خلاف انسانی حقوق کی پامالی کی رپورٹیں تیار کر کے انھیں پہنچاتے ہیں۔ نیز اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے خلاف بدزبانی اور گستاخی کرنے والوں کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ ان کو مالی امداد دیتے ہیں اظہارِ رائے کی آزادی کی آڑ میں ان کے خلاف مقدمات کی پیروی کرتے ہیں۔ چنانچہ ایوب مسیح کا مقدمہ لڑنے کے لئے اخباری اطلاع کے مطابق اٹھارہ لاکھ ڈالر امریکا نے بھیجے تھے عیسائیوں کے رہنما چیف بشپ کیتھ پسلی نے بھی اپنے ایک بیان میں امریکی ڈالروں کا ذکر کیا ہے۔ نیز ہفتہ وار رسالہ تکبیر ۲۱ مئی ۱۹۹۸ء کے مطابق "فادر یعقوب اور جوزف بشپ کے درمیان اس رقم پر جھگڑا ہوا تھا۔" اور اس کے بعد جان جوزف بشپ کو سازش کے تحت قتل کر کے خودکشی کا نام دے دیا گیا۔ اس واقعہ کو بی بی سی، وائس آف امریکا اور وائس آف جرمنی جیسے ادارے خوب اچھال رہے ہیں تاکہ پاکستان کو دنیا بھر میں بدنام کیا جائے اور پوری دنیا اس طرف متوجہ ہو کر پاکستان کو مجبور کرے کہ قانون توہینِ رسالت ختم کر دیا جائے۔ نیز مغربی طاقتوں نے

پاکستان میں عدم استحکام کے لئے ایک نیا گٹھ جوڑ قائم کر دیا ہے
جس کا فوری اظہار اس سے ہوتا ہے کہ بشپ کی خودکشی پر ایک
تند و تیز بیان پوپ جان پال کے مرکز وٹیکن سے جاری ہونے
کے بجائے امریکا کی وزارتِ خارجہ نے جاری کیا ہے۔ گویا یہ
معاملہ امریکا کی خارجہ پالیسی کے ذیل میں آتا ہے۔ اس سے
یہ ثابت ہو گیا کہ امریکا اپنی خارجہ پالیسی کے لئے نت نئے بہانے
ڈھونڈتا ہے اور ان کی پرورش کرتا ہے جن کے ذریعے کسی بھی
ملک کو بدنام کر کے دباؤ میں لایا جا سکے۔ چنانچہ امریکا پاکستان
کو دباؤ میں لا کر قانونِ توہینِ رسالت کی تنسیخ پر مجبور کر دینے
کے لئے ایک طرف عیسائیوں کے ذریعے تشدد و اشتعال اور
بدامنی پھیلا رہا ہے۔ دوسری طرف پاکستان کے نام نہاد
مسلم ایجنٹوں کے ذریعے انسانی حقوق کی پامالی کے الزامات
لگا رہا ہے اور تیسری طرف امریکی ایوانِ نمائندگان نے حال ہی
میں یہ قانون منظور کیا ہے کہ مذہبی بنیاد پر اقلیتوں کے خلاف
کاروائیاں کرنے والے ممالک پر پابندیاں عائد کی جائیں گی۔
اخبار نوائے وقت کراچی مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۹۸ء میں یہ خبر شائع ہوئی
ہے۔ واشنگٹن (کے پی آئی) امریکا کے ایوان نمائندگان پوری دنیا
میں مذہبی بنیادوں پر اقلیتوں کو مقدمات میں ملوث کرنے والے

انہیں سزائیں دینے اور ان کے خلاف کارروائیاں کرنے والے ممالک کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کے ایک نئے قانون کی منظوری دے دی ہے۔ ایوانِ نمائندگان کے ۳۷۵ نمائندوں نے قانون کے حق میں اور ۴۱ نے قانون کے خلاف ووٹ ڈالے۔ نئے قانون کے تحت امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ ایوانِ نمائندگان کو کسی بھی ملک کے خلاف مذکورہ بالا وجوہ کی بناء پر پابندیاں عائد کرنے کی درخواست کرے گا۔ اور ایوانِ نمائندگان اس ملک کے حالات و واقعات کا جائزہ لے کر درخواست پر فیصلہ سنائے گا۔"

واضح رہے کہ پاکستان میں توہینِ رسالت قانون کے خلاف بشپ جان جوزف کی خودکشی اور متعدد عیسائیوں کے خلاف عدالتوں میں زیرِ سماعت توہینِ رسالت کے مقدمات پر امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ پہلے ہی پاکستان سے اختلاف کر چکا ہے اور توہین رسالت کے قانون کو ختم کرنے کا مطالبہ کر چکا ہے۔ امریکی ایوانِ نمائندگان کی جانب سے نئے قانون کی منظوری سے پاکستان کے خلاف پابندیاں عائد کئے جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔" یعنی عیسائی ممالک اور امریکن چاہتے ہیں کہ عیسائی کھلے عام توہین رسالت کرتے پھریں اور

مسلمان خوش ہو کر ان کے گلے میں پھُولوں کے ہار پہناتے رہیں۔ ان کو گلے سے لگا کر شاباش کہا کریں۔ عیسائی غنڈہ گردی کریں۔ بسوں گاڑیوں کو توڑیں پھوڑیں، بازاروں میں لوٹ مار کریں، مسجدوں کی بے حُرمتی کریں، مسلمان نمازیوں پر پتھراؤ کریں، اُن پر جُوتے پھینکیں، کلمہ طیبہ کی توہین کریں۔ اشتعال انگیز نعرے بلند کریں اور مسلمان اُف اور آہ تک نہ کریں اور پاکستان کے حکمران نہ صرف یہ کہ دست بستہ گردنیں جُھکائے رہیں بلکہ اُن کو اعزازات و انعامات سے بھی نوازتے رہیں ورنہ پابندیاں لگادی جائیں گی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھُٹ کے مر جاؤں یہ مرضی میرے صیاد کی ہے

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قانونِ توہینِ رسالت کے خلاف یہ تمام تر احتجاج اور ہنگامہ خیزیاں اور ڈاکٹر جان جوزف بشپ کی موت کا ڈرامہ پاکستان کے خلاف گہری سازش کا ایک حصہ ہے۔ سازش کا اظہار بشپ کی موت کے فوراً بعد امریکا کے ردِ عمل سے بھی ہوتا ہے۔ جس کی شہ پر پاکستان کی عیسائی برادری اس قانون کے خاتمے کے لئے سرگرمِ عمل ہو گئی ہے اور ایک پادری کی خودکشی یا قتل کے اس واقعے کا مغربی دُنیا میں خاص طور پر نوٹس لیا جا رہا ہے حالانکہ جو شواہد سامنے آئے ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ

بشپ جان جوزف نے خودکشی نہیں کی بلکہ اس کو باقاعدہ سازش کے تحت قتل کیا گیا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو

مسیحی رہنما چیف بشپ کیتھ کا بیان

لاہور (خصوصی رپورٹر) مسیحی رہنما چیف بشپ لیرنی نے کہا ہے کہ ڈاکٹر جان جوزف خودکشی نہیں کر سکتے تھے وہ ایک صاحبِ علم شخصیت تھے اور جانتے تھے کہ بائبل میں خودکشی حرام ہے۔ بشپ کیتھ نے منگل کو یہاں منعقد ہونے والے ملی یکجہتی کونسل پنجاب کے اجلاس میں شرکت کی اور اس یقین کا اظہار کیا کہ ڈاکٹر جان جوزف کو باقاعدہ سازش کے تحت قتل کیا گیا ہے۔ جس کے پس پردہ امریکی ڈالروں عاصمہ جہانگیر کا مہرے کے طور پر کردار کارفرما ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانون توہینِ رسالت قرآن کے علاوہ بائبل کے بھی مطابق ہے۔ جس میں توہینِ رسالت کے مجرم کے لئے یہ واضح سزا ہے کہ اسے گڑھا کھود کر پتھر مارے جائیں اور پھر لاش شہر سے باہر پھینک دی جائے۔ انھوں نے کہا کہ وہ ڈاکٹر جان جوزف کی موت کی آڑ میں مسیحی برادری کو گمراہ کرنے کی سازش کو پورے ملک میں بے نقاب کریں گے اور عدالتی محاذ پر بھی

جدوجہد کریں گے۔ (نوائے وقت : ۱۳ مئی ۹۸ء)

بشپ جوزف کو قتل کر کے خودکشی کا نام دے دیا گیا

نیز چیف بشپ کیتھ کا ایک اخباری انٹرویو بھی ملاحظہ ہو

لاہور (نیوز ڈیسک) چیف بشپ کیتھ پسلی نے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ بشپ جان جوزف نے خودکشی نہیں کی بلکہ انہیں قتل کیا گیا ہے۔ انھیں کسی دوسری جگہ قتل کرنے کے بعد رات کے اندھیرے میں سیشن کورٹ کے سامنے پھینک کر ہوائی فائرنگ کر کے لوگوں کو اکٹھا کیا گیا اور اس ڈرامے کو خودکشی کا نام دے دیا گیا۔ انھوں نے کہا کہ بائبل کے مطابق خودکشی کرنا خدا کی توہین ہے اور بشپ جان جوزف جیسا نیک اور پرہیزگار شخص ایسی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔ ہمارے مذہب میں کسی حالت میں خودکشی جائز نہیں۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ بشپ جان جوزف نے تحفظ ناموسِ رسالت کے قانون کے خلاف احتجاجاً خودکشی کی ہے۔ انہوں نے استفسار کیا کہ بشپ نے خودکشی کا اعلان اجتماع میں کیوں نہیں کیا۔ پھر فادر یعقوب کو ہاتھ لگائے بغیر کیسے علم ہوا کہ

بشپ مر چکے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مقامی اخبارات سمیت
بی بی سی، وائس آف امریکا، وائس آف جرمنی جیسے ادارے
اس واقع کو مت اچھالیں۔ اور ان لوگوں کے بیانات شائع
نہ کریں جو پاکستان میں مسلمانوں اور عیسائیوں کو لڑوانا چاہتے
ہیں۔ چیف بشپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ فادر یعقوب
اور ڈرائیور کو انکوائری مکمل ہونے تک بیرونِ ملک جانے
کی اجازت نہ دی جائے۔ بشپ کیتھ نے واضح طور پر کہا ہے
کہ میں سمجھتا ہوں کہ بشپ جوزف کو قتل کیا گیا ہے۔ وہ سارا
دن ساہیوال میں رہے وہ دن کے وقت بھی سیشن کورٹ جا
سکتے تھے۔ جہاں عیسائیوں کا اجتماع تھا وہاں سے سیشن کورٹ
پہنچنے میں صرف دس منٹ لگتے ہیں وہ اس دوران دو گھنٹے
کہاں غائب رہے۔ انھیں کسی اور جگہ قتل کر کے نعش سیشن
کورٹ لائی گئی۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ بشپ جوزف
کے بعد فادر یعقوب نے بشپ بننا تھا۔ بشپ کیتھ نے کہا
بشپ جوزف کے سر پر گولی ماری گئی مگر موقع پر اتنا خون
نہیں تھا اور جب انھیں اسپتال لایا گیا تو سارا جسم اکڑا ہوا
تھا جب کہ اس موسم میں ڈیڑھ گھنٹہ میں جسم اتنا نہیں اکڑ سکتا
انہوں نے کہا ______ ان کا پوسٹ مارٹم صحیح نہیں

ہوا۔ انھوں نے امریکا پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ امریکا کو
کوئی حق نہیں کہ وہ ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت
کرے۔ پاکستانی حکومت یا عوام نے تو کبھی یہ مطالبہ نہیں کیا کہ
صدر بل کلنٹن جو عورتوں کے ساتھ مُنہ کالا کرتے پھرتے ہیں لہٰذا
انہیں مستعفی ہو جانا چاہیئے۔ بشپ کیتھ نے دُکھ کا اظہار کیا کہ عاصمہ جہانگیر
جیسے انسانی حقوق کے علمبردار پاکستان میں مسلمانوں اور مسیحیوں کو
آپس میں لڑانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت تحفظ ناموس
رسالت کو ختم نہ کرے لیکن اس میں ترمیم کر دی جائے کہ جو کوئی
دوسرے شخص پر گستاخِ رسُول کا الزام لگاتا ہے تو اس کے خلاف
درخواست اور پرچہ کٹواتے وقت گواہوں کے بیان حلفی دے
کہ اگر ہم نے یہ الزام ثابت نہ کیا تو اس کو دی جانے والی سزا ہمیں
دی جائے۔ الزام لگانے اور گواہوں کی تمام منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد
فروخت کر کے اس شخص کو دی جائے جس پر الزام لگایا گیا ہو تاکہ
آئندہ کوئی غلط الزام لگانے کی جرأت نہ کر سکے۔"

(نوائے وقت ۱۲ مئی ۱۹۹۸ء)

پندرہ لاکھ ڈالر کا قضیہ

ساہیوال سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق توہین رسالت

کے ملزم ایوب مسیح کے خلاف مقدمہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو چک نمبر ۳۵۲۔ ای بی، کے محمد اکرم نے درج کرایا تھا۔ مقدمہ کی پیروی کے لئے گوجرانوالہ توہین رسالت کیس میں ملزمان کی پیروی کرنے والی عاصمہ جہانگیر ایڈووکیٹ کے ذریعے محمد حنیف ڈوگر ایڈووکیٹ کو نامزد کیا گیا۔ سب سے پہلے یہ مقدمہ سیشن جج پاکپتن کے سپرد ہوا جس کے خلاف چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کو مقدمہ تبدیل کرنے کی درخواست دے دی گئی۔ چیف جسٹس نے مقدمہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ساہیوال کی عدالت میں منتقل کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ نومبر ۱۹۹۶ء میں فائرنگ کا ایک ڈرامہ رچایا گیا تاکہ مدعی محمد اکرم کے خلاف قاتلانہ حملے کا مقدمہ درج کرایا جا سکے تاہم اس کاروائی کے بعد سیکرٹری داخلہ نے ملزم کے وکلاء کی جانب سے درخواستوں پر کاروائی کرتے ہوئے اس مقدمہ کی سماعت ساہیوال جیل میں کرنے کا حکم دیا جس کے بعد ۲۷ نومبر ۱۹۹۷ء کو مقدمہ کی باقاعدہ سماعت شروع ہوئی۔ مقدمے کی سماعت ۲۷ اپریل ۱۹۹۸ء کو مکمل ہوئی اور سیشن جج .... نے ایوب مسیح کو ملزم ٹھہراتے ہوئے سزائے موت اور ایک لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنائی۔ دریں اثنا سزا کے دس روز بعد بشپ جوزف کی خودکشی کے سلسلے میں فادر یعقوب

اور بشپ جوزف کے درمیان اخراجات پر تنازع کی باتیں بھی آئی ہیں ــــ اور یہ بھی کہ بشپ جوزف نے رات کے وقت اپنے دو ساتھیوں کے سامنے خودکشی کیوں کی۔ ان کے یہ ساتھی بشپ جوزف کو اسپتال پہنچانے کے بجائے ان کی موت کا انتظار کیوں کرتے رہے؟ کہیں یہ پندرہ لاکھ ڈالر کا قضیہ تو نہیں ہے۔ یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ بیرونِ ملک سے ایوب مسیح کا مقدمہ لڑنے کے لئے پندرہ لاکھ ڈالر بھیجے گئے تھے فادر یعقوب اور جوزف بشپ کے درمیان اس رقم پر جھگڑا ہوا تھا۔ یہ اور ایسے کئی دیگر سوالات بھی ہیں جن کی بنیاد پر پنجاب بارکونسل کے رکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے جنرل سیکریٹری عبدالمتین ایڈووکیٹ اس واقعہ کی جوڈیشل انکوائری کے لئے ساہیوال کے علاقہ مجسٹریٹ کو درخواست دے رہے ہیں۔“

(ہفت روزہ تکبیر کراچی ۲۱ مئی ۹۸ء)

حرفِ آخر

امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان جیمز فولی نے پاکستان سے یہ شر انگیز مطالبہ کیا ہے کہ ”قانونِ توہینِ رسالت“ کو منسوخ کر دیا جائے۔ امریکا کا یہ مطالبہ انتہائی مذمت کے قابل ہے۔ اس

لئے کہ توہینِ رسالت کا قانون مسلمانوں کے بنیادی عقیدے کا حصہ ہے۔ اس کی منسوخی کا مطالبہ ہرگز تسلیم نہیں کیا جاسکتا اس قانون کی منسوخی کا مطالبہ کرکے اسلامیانِ پاکستان کے جذبات کو مجروح کرنے کی امریکا کی مذموم حرکت کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ پاکستان کے چودہ کروڑ مسلمان قانون توہین رسالت کے تحفظ کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے لیکن امریکا کا شر انگیز اور متعصبانہ فیصلہ ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ پاکستان ایک آزاد خود مختار ملک ہے کسی دوسرے ملک کی ذیلی ریاست نہیں ہے۔ امریکا یا مغربی عیسائی حکومتوں کو پاکستان کے آئین اور مذہبی وآئینی معاملات میں دخل اندازی کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ ان کی یہ مداخلت بے جا کسی صورت برداشت نہیں کی جاسکتی۔ قانون توہین رسالت مسلمانوں کی غیرت ایمانی اور اسلام کی بقاء وسلامتی کا قانون ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ امریکا ودیگر عیسائی حکومتوں کے ناجائز مطالبے اور دباؤ کو یکسر مسترد کر دے۔ واضح رہے کہ قانون توہینِ رسالت کی رُو سے تمام انبیاء ورُسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی وتوہین قابلِ سزا جرم ہے۔ جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سمیت تمام

انبیاء کو برحق ماننے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ عیسائی یورپ میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین پر سزائے موت کا قانون موجود ہے۔ برطانیہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے توہینِ رسالت کا قانون سنہ ۱۸۶۰ء سے نافذ ہے۔ وہاں تو کسی نے اسے منسوخ کرنے کا مطالبہ نہیں کیا تو پھر امریکا یا کسی دوسری حکومت کو پاکستان سے یہ مطالبہ کرنا کہ قانون توہینِ رسالت کو منسوخ کر دے۔ سراسر ہٹ دھرمی اور اسلام دشمنی کا مظاہرہ ہے۔ اگر عیسائی ممالک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین جرم اور اس کی سزا موت کا قانون صحیح ہے تو پاکستان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمیت تمام انبیاء کے متعلق قانون توہینِ رسالت کیوں صحیح نہیں؟ اگر ان کو انسانی بنیادی حقوق کا تحفظ ہی منظور ہے تو عیسائی حکومتیں اپنے ممالک میں قانون توہینِ عیسیٰ علیہ السلام کیوں منسوخ نہیں کر دیتیں۔ کیا انسانی بنیادی حقوق کا تحفظ صرف پاکستان ہی میں ضروری ہے۔ ؟ عیسائی ممالک میں نہیں؟ پس کسی کو حق حاصل نہیں کہ وہ پاکستان کے داخلی معاملات اور خصوصاً آئینی وقانونی مذہبی امور میں مداخلت کرے کہ ایسی مداخلت اقوامِ متحدہ کے چارٹر کے بھی منافی ہے۔ (مورخہ ۲۸ صفر المظفر ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۴ جون ۹۸ء

ابوالحسان حکیم محمد رمضان علی قادری
سنجھورو۔ سندھ پوسٹ کوڈ ۶۸۲۲۰